REGD No P-67
رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ
WEEKLY BADR QADIAN
ہفت روزہ بدر قادیان
جلد ۱۵
شمارہ ۳۵
ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب: فیض احمد گجراتی
شرح چندہ
سالانہ -/۷ روپے
ششماہی -/۴ روپے
ممالک غیر -/۸ روپے
فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے
۲۵ ظہور ۱۳۴۵ ہش | ۷ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ | ۲۵ اگست ۱۹۶۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۲ اگست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ حضور کو نزلہ اور گلے کی تکلیف مورخہ ۱۸ اگست کی رپورٹ مظہر ہے کہ پہلے کی نسبت تو افاقہ ہے لیکن نزلہ اور کھانسی کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا میں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ ۷ اگست۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے علالت طبع کے باوجود کل ۶ بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں تشریف لا کر فضل عمر فاؤنڈیشن کے دفتر کی نئی عمارت کا سنگِ بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھا اور اس موقعہ پر ایک پر معارف و بصیرت افروز خطاب بھی فرمایا جس میں حضرت مصلح موعودؓ کے حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظیر ہونے کی نہایت لطیف تشریح فرمائی۔

قادیان ۲۳ اگست محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

کلکتہ میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کامیاب جلسہ

احمدی علماء کی پرلطف تقاریر۔ غیر مسلم مقررین کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور خراج عقیدت

رپورٹ مرسلہ نور عالم صاحب احمدی بیگوسرائی سیکرٹری جماعت احمدیہ کلکتہ

جماعت احمدیہ کلکتہ نے اس سال سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ ۱۴ اگست ۱۹۶۶ء کو بوقت ساڑھے چھ بجے شام مسلم انسٹی ٹیوٹ ہال واقع ویلسلی اسکوائر میں منعقد کیا۔ قلیل وقت میں اس بڑے پیمانہ پر جلسے کے انتظامات کی تکمیل دراصل ممبران انصار اللہ و خدام الاحمدیہ کی مشترکہ کوششوں کا ہی نتیجہ تھی۔ جلسہ کی پبلسٹی ایک خاص پروگرام کے ماتحت کی گئی تھی۔ اردو، انگریزی، اور بنگلہ میں اشتہارات تقسیم کئے گئے اور شہر کے اہم مقامات پر کافی تعداد میں بڑے سائز کے پوسٹرز چسپاں تھے مقامی انگریزی و اردو اخبارات میں جلسے کے متعلق اعلانات بھی شائع ہوئے۔

ہال میں کپڑے پر خوشنما لکھے ہوئے قطعات مشتمل بر اشعار حضرت مسیح موعودؑ و تعلیمات آویزاں تھے۔

صدارت کے فرائض پروفیسر ڈی پورا ری چکرورتی ایم۔ ایس۔ سی نے انجام دیئے آپ کلکتہ یونیورسٹی کے انگریزی کے پروفیسر اور صوبائی مجلس مقننہ کے ممتاز ترین رکن ہیں۔ آپ نے ایک مختصر سی تعارفی تقریر کے بعد جلسے کے آغاز کا اعلان فرمایا۔

مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج جماعت احمدیہ کلکتہ نے قرآن پاک کی نہایت لطیف و پسندیدہ قرأت میں تلاوت فرمائی۔ بعدازاں بعد مکرم محمد اسمٰعیل صاحب وہرہ نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی نظم "سلام بحضور سید الانام صلے اللہ علیہ وسلم" پڑھی بعدہٗ مکرم سید کریم بخش صاحب سیکرٹری تبلیغ نے انگریزی میں استقبالیہ ایڈریس پڑھا۔

پروگرام کے مطابق سب سے پہلی تقریر مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ کی تھی۔ آپ نے سیرت پاک صلعم پر ایک مبسوط و سیر حاصل تقریر فرمائی۔ محترم موصوف نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک و مطہر زندگی کے چند معروف واقعات بیان فرمائے۔ مثلاً خانہ کعبہ پر چادر چڑھائے جانے کے موقعہ پر سرداران قریش کے درمیان نزاع اور آپ کا دانشمندانہ فیصلہ، حضرت خدیجہ کا تمام مال و متاع حضور اقدس کے سپرد کر دینا اور آپ کا اُس دولت کو مفلسوں اور یتیموں اور محتاجوں کی طرف منتقل کر دینا، غار ثور میں حضرت ابوبکرؓ کا دشمنوں کی آہٹ پا کر گھبرا جانا اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یقین و وثوق اور موسنانہ [illegible] و توکل کے ساتھ فرمانا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

اس کے بعد صدر جلسہ مکرم پروفیسر ڈی پورا ری چکرورتی نے بنگلہ زبان میں تقریر فرمائی آپ نے کہا کہ سب سے قیمتی تحفہ جو اسلام نے بنی نوع انسان کو عطا فرمایا ہے وہ قرآن پاک ہے یہ صحیفہ اپنے اصول و ضوابط کے لحاظ سے دیگر صحف سماویہ پر فوقیت رکھتا ہے اس کی تعلیم امن پسندانہ ہے اور بشر کو انسانیت کی بلند ترین سطح پر پہنچاتی ہے۔ آپ نے اس امر کی بھی تردید فرمائی کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے بلکہ فرمایا کہ اسلام کی ہمہ گیر تعلیم ہی اس کی اشاعت کا ذریعہ بنی ہے۔ منتظمین جلسہ کا شکریہ ادا کرنے کے بعد علالت طبع کی وجہ سے آپ نے قبل از وقت رخصت کی اجازت لے لی۔ آپ کے بعد پروفیسر ہیرالال چوپڑا ایم۔ اے۔ ڈی۔ لٹ نے کرسی صدارت سنبھالی۔

مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے "اسلام اور امن عالم" پر تقریر فرمائی۔ موصوف نے تفصیل سے [illegible] بیان کرنے کے بعد زمانہ حال کے (TROUBLE SPOTS) مقامات [illegible] مثلاً ویٹ نام، جنوبی افریقہ، روڈیشیا وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کو اس وقت تک صحیح امن نصیب نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ دنیا والے اسلام کے پیش کردہ اصول پر عمل نہ کریں۔ آپ نے قرآنی تعلیم کی روشنی میں قیام امن کے لئے چند مفید باتیں بیان فرمائیں مثلاً عالمگیر اخوت کا قیام، پیشوایان مذاہب کا احترام، حصول دولت کے لئے جائز ذرائع کا استعمال اور تقسیم دولت کی تاکید، [illegible] کی حفاظت

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

جلسہ سالانہ قادیان اور ربوہ کی تاریخوں کا اعلان

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جلسہ سالانہ قادیان کے لئے ۴ - ۵ - ۶ دسمبر کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ احباب جماعت اپنے اس روحانی اجتماع میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں سے حصہ لیں جو حضور نے اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے فرمائی ہیں۔

اسی طرح جلسہ سالانہ ربوہ کی تاریخوں کی اطلاع بھی موصول ہوئی ہے کہ امسال جلسہ سالانہ ربوہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶ - ۲۷ - اور ۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء کو ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر دو مراکز میں ہونے والے روحانی اجتماعوں کو پہلے سالوں سے کہیں بڑھ کر کامیاب فرمائے۔ خاکسار

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

قادیان میں مقامی احباب جماعت کا ایک اہم اجلاس

قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور دیگر تربیتی امور کے متعلق پر لطف تبادلۂ خیالات اور عملی پروگرام

قادیان ۱۱ر اگست۔ آج صبح مسجد اقصیٰ میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام مقامی احباب کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور دیگر جماعت سے متعلق تربیتی امور کے بارہ میں احباب جماعت نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مفید مشورے پیش کئے۔ کافی دیر تک جملہ اہم امور پر مشترکہ غور و فکر جاری رہا۔ یہ پر لطف مجلس پونے چار گھنٹے جاری رہی اور سوا ایک بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

اجلاس کی باضابطہ کارروائی سورت رحمان کی ابتدائی چند آیات خوش الحانی سے تلاوت کے ساتھ ہوئی۔ جو عزیز عبد الکریم ملکانہ نے کی۔ بعدہٗ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے منظوم کلام "نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" سے چند منتخب اشعار عزیز مظفر احمد یادگیری متعلم مدرسہ احمدیہ نے سنائے۔

آج کے اجلاس کی غرض و غایت پر روشنی ڈالنے کے لئے پہلے مبر یہ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری سیکرٹری تعلیم لوکل انجمن احمدیہ نے تقریر کی۔ جس میں آپ نے بتایا کہ اس وقت ہم تین اہم امور پر باہمی تبادلۂ خیالات کرنے اور اُن پر غور و فکر کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ان میں سے مقدم ترین امر قرآن کریم کا پڑھنا پڑھانا ہے جس کے بارہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ساری جماعت کو بے متعدد خطبات کے ذریعہ توجہ دلا چکے ہیں۔ اور جماعت کے جملہ افراد کو جلد از جلد قرآن کریم ناظرہ۔ باترجمہ اور بعد تفسیر کے ساتھ اچھی طرح سیکھ لینے کی تاکید فرمائی ہے آیئے ہم اس وقت مل کر اس کے لئے عملی پروگرام مرتب کریں اور اپنے امام ہمام کی کامل اطاعت گذاری کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کی برکات اور انوار سے اپنے دلوں اور گھروں کو بھر لیں۔ اس سلسلہ میں مکرم مولوی صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ صاحب کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ر فروری ۱۹۶۶ء سے روح پرور ایمان افروز اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں حضور انور نے بیان فرمایا ہے کہ کس طرح قرون اول کے مسلمانوں نے قرآن کریم کی برکت ہی سے دینی و دنیوی عظمتیں اور رفعتیں حاصل کیں۔ لیکن بعد کے مسلمانوں نے جب قرآن کریم سے اپنی توجہ پھیر لی تو وہ قعر مذلت میں جا گرے چنانچہ رسوائی اور ذلت کا یہ سلسلہ اب تک مسلمانوں کے ساتھ چل رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم سے متعارف کرایا ہے۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کے علوم نہ صرف ہم خود سیکھیں بلکہ دوسروں کو بھی سکھائیں ہماری یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ دو تین سال کے اندر ہمارا کوئی بچہ ایسا نہ رہے جسے قرآن کریم ناظرہ نہ آتا ہو۔ اور دو یا تین سال تک ہمیں یہ نظارہ نظر آئے کہ کوئی احمدی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم ناظرہ نہ پڑھ سکتا ہو۔ کثرت سے ایسے احمدی ہوں جو قرآن کریم کا ترجمہ بھی جانتے ہوں۔

حضور انور کی اس سکیم کے دوسرے حصہ کی وضاحت کرتے ہوئے مکرم مولوی صاحب نے اُن دوستوں کی توجہ دلائی جو احباب جماعت کو قرآن کریم ناظرہ اور ترجمہ کے ساتھ پڑھا سکتے ہیں۔ وہ حضور کی تحریک پر رضا کارانہ اپنی خدمات پیش کریں۔ اسی غرض سے حضور کے ۱۸ر مارچ ۱۹۶۶ء کے خطبہ میں جو وقف ایام کی تحریک فرمائی اس خطبہ کے اقتباسات بھی مولوی صاحب نے پڑھ کر سنائے

اس کے بعد آپ نے بتایا کہ آج ہم بچوں کی تربیت کے بارہ میں بھی غور و فکر کرنے کے لئے جمع ہیں اجلاس کی دوسری غرض واضح کرتے ہوئے بتایا کہ بچوں کی تربیت کے بارہ میں بھی احباب اپنا قیمتی مشورہ دیں اور عملی پروگرام میں تعاون فرمائیں۔

بعدہٗ صدر جلسہ محترم صاحبزادہ صاحب نے اس امر کا جائزہ لینے کے لئے کہ احباب میں سے کتنے قرآن کریم ناظرہ اور پھر ترجمہ نہیں جانتے باری باری احباب کو کھڑا ہونے اور اپنے اسماء لکھانے کی ہدایت فرمائی۔ اور ساتھ ہی معلم کے طور پر اپنے اسماء پیش کرنے کی ہدایت فرمائی۔

اس کے بعد قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کے سلسلہ میں صدر جلسہ کے کہنے پر احباب نے مختلف تجاویز پیش کیں اور مشورے دیئے۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ صاحب نے حاضرین سے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا:۔

ہمارا فرض ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اس سکیم کو زیادہ کامیاب بنائیں۔ اور قرآن کریم کی برکات اور نور کو حاصل کریں۔ آپ نے دیگر اقوام کی دنیوی ترقی کے ذکر میں فرمایا کہ وہ قومیں اپنے مذہب کو چھوڑ کر ترقی کر رہی ہیں۔ مگر مسلمانوں کے متعلق خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ مسلمان قرآن کریم ہی کے ذریعہ ترقی کریں گے اس کے بغیر نہیں۔ کیونکہ قرآن کریم اپنے ساتھ ایسی برکات رکھتا ہے جو زمین سے اُٹھا کر آسمان کے چمکتے ہوئے ستارے بنا سکتی ہیں۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ کے وعدہ الٰہی کے سلسلہ میں واضح کیا کہ خدا تعالیٰ کے یہ وعدے بھی خدمتِ قرآنی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس لئے قادیان کی جماعت کو بالخصوص اور باقی احباب جماعت کو بالعموم اس پہلو سے بھی قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اس پر عمل کرنے کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ خدمت قرآنی کا اس وعدہ الٰہی کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے

اطفال کی تربیت کے سلسلہ میں بھی متعدد احباب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مفید مشورے دیئے جن سے لوکل انجمن احمدیہ اور خدام الاحمدیہ کے کارکنان کو بہت کچھ مدد ملی۔ اس کام میں احباب کی دلچسپی نے ان کے حوصلے بڑھا دیئے۔ اس سلسلہ میں بھی صدر جلسہ محترم صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت کو بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ اور تفصیل سے بتایا کہ کس طرح احباب اپنے بچوں اور نوجوانوں اور مستورات کی اعلیٰ تربیت کر سکتے ہیں۔

آخر میں اجتماعی دعا کے بعد یہ بابرکت اجلاس سوا ایک بجے دوپہر اختتام پذیر ہوا۔ اور الحمد للہ کہ آج ہی سے بعد مغرب اور عشاء مقررہ وقت کی نمازوں کے بعد قرآن کریم باترجمہ اور ناظرہ کی کلاسوں میں احباب کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اور احباب کرام نے زیادہ شوق اور رغبت کے ساتھ شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے اور اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

درخواست دعا

مولوی محسن خاں صاحب کو یرقان ہو گیا ہے اور خاکسار خود بھی بیمار ہے۔ مولوی صاحب اور خاکسار کی صحت کاملہ کے لئے اور خاکسار کی لڑکی زیبا کلاس میں تعلیم حاصل کر رہی ہے اس کی نمایاں کامیابی کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد شمس الحق از بنگال

موصی صاحبان کے لئے لائحہ عمل

بدر کے اسی شمارے میں سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک اہم خطبہ شائع ہو رہا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام موصیوں پر قرآن کریم کی تعلیم و تعلّم کے بارہ میں ایک ذمہ داری عائد فرمائی ہے جسے پورا کرنا ہر موصی کا فرض ہے۔ جہاں تک موصیوں کے صدر (یعنی جو جماعتی عہدہ کے لحاظ سے سیکرٹری وصایا ہوں گے) کے انتخاب کا تعلق ہے۔ اس بارہ میں نظارت علیا کی طرف سے معین ہدایات جلد تمام جماعتوں کو پہنچ جائیں گی۔ موصی حضرات و خواتین کا فرض ہے کہ وہ اپنے امام کے ارشاد کی تعمیل کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ اور نہ صرف خود قرآن کریم پڑھیں بلکہ جماعت کے ہر فرد کو سکھانے کے انتظام میں مقامی جماعت کے ساتھ پورا تعاون کریں۔ حضور ایدہ اللہ کا ارشاد ان تمام احباب و خواتین کے لئے ہے جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام موصیوں کو حضور کے ارشاد کی کماحقہٗ تعمیل کی توفیق بخشے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی ہے کہ وہ تعلیم القرآن کی سکیم اور عارضی وقف کی مہم میں بہت برکت ڈالیگا

اور

ان تحریکوں کے ذریعے انوار قرآن زمین پر محیط ہو جائیں گے (انشاء اللہ تعالیٰ)

تعلیم القرآن کا نظام وصیت سے بھی گہرا تعلق ہے اس لئے موصی صاحبان پر قرآنی انوار کی اشاعت کی خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے

ہر احمدی فرد اپنے دل کو نورِ قرآن سے اتنا منور کر لے کہ دیکھنے والوں کو اس کے وجود میں قرآنی نور ہی نظر آئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ راگست ۱۹۶۶ء

مرتبہ :- مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے فرمایا:-

کوئی پانچ ہفتہ کی بات ہے ابھی میں ربوہ سے باہر گھوڑا گلی کی طرف نہیں گیا تھا۔ ایک دن جب میری آنکھ کھلی تو میں بہت دعاؤں میں معروف تھا۔ اس وقت

عالم بیداری میں میں نے دیکھا

کہ جس طرح بجلی چمکتی ہے اور زمین کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک روشن کر دیتی ہے۔ اسی طرح ایک نور ظاہر ہوا اور اس نے زمین کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ڈھانپ لیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ اس نور کا ایک حصہ جیسے جمع ہو رہا ہے۔ پھر اس نے الفاظ کا جامہ پہنا اور ایک پُر شوکت آواز فضا میں گونجی جو اس نور سے ہی بنی ہوئی تھی۔ اور وہ یہ تھی۔

"بُشریٰ لکُم"

یہ ایک بڑی بشارت تھی لیکن اس کا ظاہر کرنا ضروری تھا۔ ہاں دل میں ایک خلش تھی اور خواہش تھی کہ جس نور کو میں نے زمین کو ڈھانپتے ہوئے دیکھا ہے۔ جس نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک زمین کو منور کر دیا ہے۔ اس کی تعبیر بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مجھے سمجھائے۔ چنانچہ وہ ہمارا خدا جو بڑا ہی فضل کرنیوالا ہے۔ اس نے خود اس کی تعبیر اس طرح سمجھائی کہ گذشتہ پیر کے دن میں ظہر کی نماز پڑھا رہا تھا۔ اور تیسری رکعت کے قیام میں تھا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کسی غیبی طاقت نے مجھے اپنے تصرف میں لے لیا ہے اور اس وقت

مجھے یہ تفہیم ہوئی

کہ جو نور ہم نے اس دن دیکھا تھا وہ قرآن کا نور ہے جو تعلیم القرآن کی سکیم اور عارضی وقف کی سکیم کے ماتحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مہم میں برکت ڈالے گا۔ اور انوار قرآن اسی طرح زمین پر محیط ہو جائیں گے۔ جس طرح اس نور کو زمین پر محیط ہوتے ہوئے دیکھا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی متعدد بار خود قرآن کو اور قرآنی وحی کو نور کے لفظ سے یاد کیا ہے اور مجھے بتایا گیا کہ وہ نور جو تمہیں دکھایا گیا یہی نور ہے۔

پھر میں اس طرف بھی متوجہ ہوا کہ

عارضی وقف کی تحریک

جو قرآن کریم سیکھنے سکھانے کے متعلق جاری کی گئی ہے اس کا تعلق نظام وصیت کے ساتھ بڑا گہرا ہے۔ چنانچہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ الوصیت کو غور سے پڑھا تو مجھے معلوم ہوا کہ واقع میں اس تحریک کا موصی صاحبان کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔ اس وقت میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا صرف ایک بات آپ دوستوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

رسالہ الوصیت کے شروع میں

بھی ایک عبارت لکھی ہے اور حقیقتاً وہ عبارت اس نظام میں منسلک ہونے والے موصی صاحبان ہی کی کیفیت بتا رہی ہے کہ تمہیں وصیت کر کے اس قسم کا انسان بننا پڑے گا۔ حضور فرماتے ہیں:-

"خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اُٹھالو گے (یعنی اس نظام وصیت میں شامل ہو جاؤ گے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے والے ہو گے تو حضور فرماتے ہیں) تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں" (الوصیت)

"ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے" دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام کا ترجمہ ہی ہے جو

بہشتی مقبرہ کے متعلق

اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل کیا تھا۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ بہشتی مقبرہ ہے بلکہ یہ بھی فرمایا اُنْزِلَ فِیْھَا کُلُّ رَحْمَۃٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔" (الوصیت)

تو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا اُنْزِلَ فِیْھَا کُلُّ رَحْمَۃٍ۔ اس قبرستان میں ہر قسم کی رحمت کو نازل کیا گیا ہے۔ یعنی اس میں دفن ہونے والے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کے وارث ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان تمام نعمتوں کا کب اور کس طرح وارث بنتا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک دوسرے الہام میں بتایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ ساری بھلائیاں اور نیکیاں اور سب موجباتِ رحمت قرآن کریم میں ہی اور رحمت کے کوئی سامان ایسے نہیں جو قرآن کریم کو چھوڑ کر کسی اور جگہ سے حاصل کئے جا سکیں اور رحمت کے ہر قسم کے سامان صرف قرآن کریم سے ہی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

تو فرمایا اُنْزِلَ فِیْھَا کُلُّ رَحْمَۃٍ کہ اس بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والے وہ لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کی تمام برکتوں کے وارث ہوں گے۔ کیونکہ کوئی برکت بھی قرآن کریم سے باہر نہیں۔ اور نہ کسی اور جگہ سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس لئے ایسے [illegible] ان پر ہر قسم کی نعمت کے دروازے کھولے جائیں گے۔

اس سے ظاہر ہے کہ

موصی صاحبان کا ایک بڑا گہرا اور دائمی تعلق

قرآن کریم، قرآن کریم کے سیکھنے، قرآن کریم کے نور سے منور ہونے، قرآن کریم کی برکات سے مستفیض ہونے اور قرآن کریم کے فضلوں کا وارث بننے سے ہے اسی طرح قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کی ذمہ داری بھی ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کی بعض برکات ایسی بھی ہیں جن کا تعلق اشاعتِ قرآن سے ہے جیسا کہ خود قرآن متعدد جگہ اسے بیان فرماتا ہے اور جس کی تفصیل میں جانا اس وقت میرے لئے ممکن نہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے ان دو وحیوں کے ذریعہ ہمیں اس طرف متوجہ کیا کہ موصی حقیقتاً وہی ہوتا ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتیں، اس کے فضل، اس کی رحمت اور اس کے احسان کی وجہ سے اس لئے نازل ہوتی ہیں کہ اس شخص نے اپنی گردن کلیتہً قرآن کریم کے جوا کے نیچے رکھی ہوتی ہے۔ اپنے پر وہ ایک موت وارد کرتا ہے اور خدا میں ہو کر ایک نئی زندگی پاتا ہے اور اس وحی کی زندہ تفسیر ہوتا ہے کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ۔

پس چونکہ وصیت کا یا نظامِ وصیت کا یا موصی صاحبان کا، قرآن کریم کی تعلیم، اس کے سیکھنے اور اس کے سکھانے سے گہرا تعلق ہے۔ اس لئے

میں نے یہ فیصلہ کیا ہے

کہ تعلیم قرآن اور وقفِ عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کئے جائیں۔

اس لئے آج میں موصی صاحبان کی تنظیم کا، خدا کے نام کے ساتھ اور اس کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے اجراء کرتا ہوں۔ تمام ایسی جماعتوں میں جہاں موصی صاحبان پائے جاتے ہیں اُن کی ایک مجلس قائم ہونی چاہیئے۔ یہ مجلس باہمی مشورہ کے ساتھ اپنے صدر کا انتخاب کرے بعقوب صدر جماعتی نظام میں سیکرٹری وصایا ہوگا۔ ممکن ہے بعد میں ہم اس کا نام بھی بدل دیں۔ لیکن فی الحال

منتخب صدر ہی سیکرٹری وصایا ہوگا

اور اس صدر کے ذمہ علاوہ وصیتیں کرانے کے یہ کام بھی ہوگا کہ وہ گاہے گاہے مرکز کی ہدایت کے مطابق وصیت کرنے والوں کے اجلاس بلائے۔ اس اجلاس میں وہ ایک دوسرے کو ان ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کریں جو ایک موصی کی ذمہ داریاں ہیں۔ یعنی اس شخص کی ذمہ داریاں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارت ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا کے سارے فضلوں، اور اس کی ساری رحمتوں اور اس کی ساری نعمتوں کا وہ وارث ہے۔

اور وہ صدر ان کو یاد دلاتا رہے کہ تمام خیر چونکہ قرآن میں ہی ہے اس لئے وہ قرآن کریم کے نور سے پورا حصہ لینے کی کوشش کریں اور ان کو بتایا جائے کہ

قرآن کریم کے انوار کی اشاعت

کرنا ہر موصی کا بحیثیت فرد اور اب موصیوں کی مجلس کا بحیثیت مجلس پہلا اور آخری فرض ہے اور اس بات کی نگرانی کرنا کہ وقف عارضی کی سکیم کے ماتحت زیادہ سے زیادہ موصی اصحاب اور ان کی تحریک پر وہ لوگ حصہ لیں جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی۔ اور ان پر یہ فرض ہے کہ پہلے وہ اپنے گھر سے یہ کام شروع کریں۔ حتیٰ کہ ان کے گھر میں کوئی مرد، کوئی عورت، کوئی بچہ یا کوئی دیگر فرد جو ان کے اثر کے نیچے ہو یا ان کے پاس رہتا ہو ایسا نہ رہے کہ جسے قرآن نہ آتا ہو۔ پہلے ناظرہ پڑھنا سکھانا ہے پھر ترجمہ سکھانا ہے۔ پھر قرآن کریم کے معانی پھر اس کے علوم اور اس کی حکمتوں سے آگاہ کرنا ہے۔ پھر ان علوم کو ایک سخی کی طرح دوسروں تک پہنچانا ہے تاکہ جس فیض سے جس نعمت سے ہم نے حصہ لیا ہے۔ اسی فیض، برکت اور نعمت سے ہمارے دوسرے بھائی حصہ لینے والے ہوں۔

وقف عارضی میں

مجھے ہر سال کم از کم پانچ ہزار واقف چاہئیں

اس کے بغیر ہم صحیح رنگ میں جماعت کی تربیت نہیں کر سکتے۔ یہ سکیم ماہ مئی (۶۶ء) میں شروع ہوئی ہے۔ چونکہ اس سال جو سال اوّل ہے اساتذہ اور طلبار کی چھٹیوں کا ایک حصہ گذر چکا ہے (تاہم اگر وہ کوشش کریں تو اب بھی اس میں حصہ لے سکتے ہیں) اسی طرح بعض ایسے پیشہ والے ہیں جن کو ان دنوں چھٹیاں ہوتی ہیں۔ مثلاً بعض عدالتیں بند ہو جاتی ہیں۔ وہاں جو احمدی وکیل وکالت کا کام کرتے ہیں وہ بھی اپنی زندگی کے چند ایام اشاعت علوم قرآنی کے لئے وقف کر سکتے ہیں اس لئے ممکن ہے ہمارے اس سال پہلے سال میں یہ تعداد پانچ ہزار تک نہ پہنچ جائے۔ جب یہ ممکن ہے تو پھر اس کے لئے کوشش کیوں نہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے کسی قانون کے ماتحت ہم اسے "ناممکن" قرار نہیں دے سکتے اس لئے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم سب خصوصاً موصی صاحبان پوری کوشش اور جدوجہد سے کام لیں کہ واقفین عارضی کی تعداد اس سال بھی جو پہلا سال ہے پانچ ہزار تک پہنچ جائے تا تعلیم قرآن کا کام احسن طریق پر کیا جا سکے۔ ہمارے موصی صاحبان کا

پہلا کام یہ ہے

کہ اپنے گھروں میں قرآنِ کریم کی تعلیم کا انتظام کریں۔ دوسرا یہ کہ واقفین عارضی (جن کے سپرد قرآن کریم پڑھانے کا کام کیا جاتا ہے) کی تعداد کو پانچ ہزار تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

تیسرے یہ کہ وہ اپنی جماعت کی نگرانی کریں (عمومی نگرانی، امیر یا پریذیڈنٹ

کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے) کہ نہ صرف ان کے گھر میں بلکہ ان کی جماعت میں بھی کوئی مرد اور کوئی عورت ایسی نہ رہے جو قرآن کریم نہ جانتی ہو ہر ایک عورت قرآن کریم پڑھ سکتی ہو ترجمہ جانتی ہو۔ اسی طرح تمام مرد بھی قرآن کریم پڑھ سکتے ہوں۔ ترجمہ بھی جانتے ہوں اور قرآن کریم کے نور سے حصہ لینے والے ہوں تاکہ قیام احمدیت کا مقصد پورا ہو۔

اسی طرح

وصیت کرنے والی بہنیں

بھی ہر جماعت میں اپنی ایک علیحدہ مجلس بنائیں۔ اور اپنا ایک صدر منتخب کریں جو نائب صدر کہلائے گی اور وہ جماعت سے تعاون کریں۔ اور موصی مردوں کی مجلس پہلے سے بھی تعاون کریں۔ اور ان روحانی ذمہ داریوں کو نبھانے کی کوشش کریں جو مالی قربانیوں کے علاوہ نظامِ وصیت اُن پر عائد کر رہا ہے

آپ دوست یہ سُنکر خوش ہوں گے کہ بہت سے مقامات پر مردوں کی نسبت ہماری احمدی بہنیں قرآن کریم ناظرہ زیادہ جاننے والی ہیں۔ ایک تو ہمیں شرم اور غیرت آنی چاہیئے۔ دوسری ہمیں خدا تعالےٰ کا شکر بھی بجالانا چاہیئے۔ کیونکہ جس گھر کی عورت قرآن کریم جانتی ہوگی۔ اس کے متعلق ہم امید رکھ سکتے ہیں کہ اس گھر کے بچے اچھی تربیت حاصل کر سکیں گے۔

پس جیسا کہ نور کے اس نظارہ سے جسے میں نے ساری دُنیا میں پھیلتے دیکھا

ہمیں معلوم ہوتا ہے

اور قرآن کریم کی کامیاب اشاعت اور اسلام کے غلبہ کے متعلق قرآن کریم میں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی اور ارشادات میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں جو خوشخبریاں اور بشارتیں پائی جاتی ہیں ان کے پورا ہونے کا وقت قریب آگیا ہے اس لئے میں پھر اپنے دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم پر واجب ہے کہ ہر احمدی مرد اور ہر احمدی عورت ہر احمدی بچہ۔ ہر احمدی جوان اور ہر احمدی بوڑھا پہلے اپنے دل کو نورِ قرآن سے منور کرے۔ قرآن سیکھے۔ قرآن پڑھے اور قرآن کے معارف سے اپنا سینہ و دل بھرے اور پھر وہ ایک نورِ مجسم بن جائے۔ قرآن کریم میں ایسا محو ہو جائے۔ قرآن کریم میں ایسا گم ہو جائے۔

قرآن کریم میں ایسا فنا ہو جائے

کہ دیکھنے والوں کو اس کے وجود میں قرآن کریم کا ہی نور نظر آئے اور پھر ایک معلم اور استاد کی حیثیت سے تمام دنیا کے سینوں کو انوار قرآنی سے منور کرنے میں ہمہ تن مشغول ہو جائے۔

اے خدا! تُو اپنے فضل سے ایسا ہی کر کہ تیرے فضل کے بغیر ایسا ممکن نہیں۔

اے زمین اور آسمان کے نُور

تو ایسے حالات پیدا کر دے کہ دُنیا کا مشرق بھی اور دُنیا کا مغرب بھی، دُنیا کا جنوب بھی اور دُنیا کا شمال بھی نورِ قرآن سے بھر جائے۔ اور سب شیطانی اندھیرے ہمیشہ کے لئے دور ہو جائیں۔

میری توجہ اس طرف بھی پھری گئی ہے کہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا بھی ان سکیموں سے گہرا تعلق ہے پہلے میرا خیال تھا کہ میں آج کے خطبہ میں ہی اس کو ان کے ساتھ منسلک کر کے اپنے خیالات کا اظہار اپنے دوستوں کے سامنے

کروں لیکن چونکہ گرمی زیادہ ہے اور لمبے خطبہ سے دوستوں کو تکلیف ہوگی اس لئے آج میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہتا۔ اگر اللہ تعالےٰ نے زندگی اور توفیق دی تو انشاء اللہ آئندہ جمعہ کو میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے متعلق دوستوں کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔

بہرحال ہمیں ہمیشہ

یہ دُعا کرتے رہنا چاہیئے

کہ واقعتاً اور حقیقتاً خدا ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم قرآنی انوار میں ایسے گم ہو جائیں کہ سوائے انوارِ قرآنی کے ہمارے وجود میں اور کوئی چیز نظر نہ آئے۔ آمین۔ (الفضل ۱۰ ۸/۶۶)

وصولی لازمی چندہ جات کی رفتار

کو

تیز کرنے کی فوری ضرورت ہے

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا   بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے احیاءِ دین اسلام کی اہم خدمت جماعت احمدیہ کے سپرد کر رکھی ہے اور اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے جماعت کے اکثر احباب اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

لیکن ہماری جماعت ان دنوں جن غیر معمولی حالات میں سے گزر رہی ہے ان کے پیش نظر ابھی ضرورت ہے کہ ہم قربانی کے معیار کو اور بڑھائیں۔ اور چندوں کی رفتار کو پہلے سے تیز کر دیں۔ کیونکہ جو قوم وقت کے تقاضوں کے مطابق اپنی جدوجہد کو تیز نہیں کرتی وہ اپنے مقصد میں جلد کامیابی حاصل نہیں کر سکتی اور مشکلات اور ابتلاؤں کا زمانہ لمبا ہوتا چلا جاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد ہے:۔

”جیسا کہ میں نے جلسہ کے موقعہ پر بھی دوستوں کو کہا تھا اب وقت آگیا ہے کہ جماعت اپنے زبانی دعووں اور الفاظ کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے اور جماعت کے تمام دوست تن من دھن سے اسلام کی تقویت کے لئے زور لگانا شروع کر دیں؟

ہر شخص جو جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہے خدا تعالےٰ کے ساتھ یہ عہد کرتا ہے کہ وہ ہر حال میں دین کو دنیا پر مقدم رکھے گا۔ اگر اس وعدہ بیعت کا عملی ثبوت دیتے ہوئے جملہ احباب جماعت سلسلہ کی ضروریات کو اپنی ذاتی اور خاندانی ضروریات پر مقدم رکھتے ہوئے اپنے ذمہ کے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار کریں اور درستی شرح کے ساتھ ادا کریں تو خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری موجودہ آمد میں معقول اضافہ ہو سکتا ہے۔

اسی طرح جماعتوں کے عہدیداران اگر سابقہ بقایا جات کی وصولی پر زور دیں اور جو لوگ باوجود کوشش کے نادہند ہوں اُنکا معاملہ بالحاظ نوٹ مرکز میں پیش کریں تو اصلاح عمل کی بہتر صورت پیدا ہو سکتی ہے

یہ امر قابل افسوس ہے کہ بعض افراد جماعت باوجود موصی ہونے کے بقایا دار ہیں ایسے دوستوں کو فکرمندی کے ساتھ اپنے ذمہ بقایا کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ دینی چاہیئے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چھ ماہ سے زائد عرصہ کے بقایا دار کو جماعت سے خارج قرار دے چکے ہیں

موجودہ مالی سال کے چار ماہ گزرنے کو ہیں لیکن متعدد جماعتیں ابھی ایسی ہیں جنکی طرف سے متوقع بجٹ کے مقابل پر بہت کم وصولی ہوئی ہے یا کچھ بھی وصول نہیں ہوا۔ تمام جماعتوں کو اُنکے بجٹ، وصولی اور بقایا کی پوزیشن سے باقاعدہ اطلاع بھجواتے ہوئے نظارت ہذا کی طرف سے تحریک کی جاتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام احباب جماعت عہدیداران اور معزز صاحبان مبلغین حضرات اپنی کوششوں کو تیز سے تیز تر کر دیں اور اپنی جماعتوں کے بجٹ بقایا کی پوزیشن کا جائزہ لیکر کمی وصولی میں کمی کو پورا کرنے کی طرف توجہ دیں تا کہ بجٹ کے مطابق ماہ بماہ تعدیل وصولی ممکن ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام دوستوں کو اس کی توفیق بخشے کہ وہ اپنی مالی ذمہ داریوں کو کماحقہٗ ادا کر سکیں اور اسکے فضلوں کے وارث بن سکیں آمین ثم آمین۔ (ناظر بیت المال قادیان)

لکھنؤ شہر میں جماعت ہائے احمدیہ اُتر پردیش کی دُوسری کامیاب دو روزہ صُوبائی کانفرنس

(۲)

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن دہلی

کانفرنس کا پہلا اجلاس

کانفرنس کا پہلا اجلاس جو جلسہ پیشوایانِ مذاہب پر مشتمل تھا۔ بوقت ۸ بجے شام زیر صدارت مسٹری جہابیر پرشاد سریواستوا ایم ایل۔اے گنگا پرشاد میموریل ہال آمین آباد میں منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم مولوی محمد اکبر صاحب نے اور نظم حافظ عبدالرحمٰن صاحب نے سنائی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ تعالےٰ نے ایک نہایت ہی مؤثر تقریر کے ساتھ اس اجلاس کا افتتاح فرمایا۔ آپ نے دنیا کی موجودہ بے چینی اور بدامنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ اس کا حل سیاسی لیڈر نہیں کر سکتے بلکہ روحانی اور بزرگ لوگ کر سکتے ہیں حضرت مرزا غلام احمد نے اس بارہ میں جو نسخہ ہمیں بتایا ہے اس کے بارہ میں آج یہاں تقاریر ہوں گی۔ آپ نے ہندوستان کے مذہبی حالات کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تعلیم کی طرف خصوصیت توجہ دلائی جو آپ نے ۱۹۰۸ء میں اپنے ایک مشہور لیکچر "پیغام صلح" میں فرمائی تھی۔ اور فرمایا کہ اگر اس تعلیم کی طرف اس وقت توجہ دی جاتی تو ہندوستان کی حالت آج کچھ اور ہوتی۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی اس تقریر کے بعد صاحب صدر نے ایک برجستہ تقریر فرمائی اور بتایا کہ میں نے حضرت مرزا صاحب کی کتاب پیغام صلح کو خود غور سے پڑھا ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے جس تعلیم کی طرف ہمیں توجہ دلائی ہے وہ اس میں موجود ہے اور میں اس کے مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس لیکچر میں جو چیز پیش کی گئی ہے وہ وقت کی ضرورت ہے پیغام صلح میں بتایا گیا ہے کہ ہمیں صلح اور اتحاد سے رہنا چاہیئے۔ بغیر کسی کو سمجھے اس کی مذمت کرنا درست نہیں۔ رامائن۔ گیتا۔ بائیبل قرآن مجید کا نور ایک ہے نیشنل انٹگریشن کے بغیر ساری قوم ایک نہیں ہو سکتی اور مذہب کا صحیح استعمال یہ ہے کہ نیشنل انٹگریشن مذہب کی بنیاد پر قائم کی جائے تب ہمارا ملک بہت ترقی کر سکتا ہے۔

اسی طرح آپ نے خدا تعالےٰ کے سلسلہ میں مختلف مذاہب میں جو اختلاف ہے اس کا بالتفصیل تذکرہ کیا اور بتایا کہ دراصل خدا کی ذات تو ایک ہی ہے ہم مختلف ناموں سے اس کو یاد کرتے ہیں۔ اور یہ ہماری غلطی ہے کہ اس بناء پر ہم ایک دوسرے سے جھگڑتے ہیں۔ آج کے اس جلسے میں اس پر بھی روشنی ڈالی جائے گی۔ اور اس قسم کے جلسے ملک کی موجودہ فضاء میں بہت ضروری ہے۔ میں اس جلسہ کے قیام پر بانیانِ جلسہ کو مبارک باد دیتا ہوں

اس کے بعد پروفیسر اختر اورینوی صاحب نہایت قابلیت کے ساتھ مذہب کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے سورۃ فاتحہ سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ انسانی روح ایک مقتدر ہستی کی تلاش میں ہے اور وہ وہی ہستی ہے جس نے ایک مکمل ضابطہ حیات اسلام کی صورت میں ہمارے سامنے رکھا ہے جملہ اقوام کو قرآن مجید مخاطب کرتا ہے اور کہتا ہے کہ آؤ میری تعلیم پر غور کرو کہ خدا ایک ہے اور ہم سب اس کے بندے ہونے کی وجہ سے بھائی بھائی ہیں اور خدا تعالےٰ کے سب انبیاء خواہ وہ کسی جگہ ہوئے ہوں ہمارے پیارے اور محبوب ہیں کیونکہ ان سب نے امن کا رستہ دکھایا اور خدا تعالےٰ سے خدا کی مخلوق کو ملایا۔

آپ نے فرمایا آج ہی ایک شخص دنیا میں پیدا ہوا جس نے خدا سے خبر پاکر کہا کہ روس تباہ ہو گیا سلطنت برطانیہ ختم ہو جائے گی۔ اگر ہندو اور مسلمان اتحاد نہیں کریں گے تو تباہ ہو جائیں گے۔ گویا اس شخص سے خدا بولتا ہے مذہب یہی کہتا ہے کہ خدا کے ساتھ تعلق قائم کرتا ہے انسان کو حقیقی امن ملتا ہے۔ آج مادیت کا غلبہ ہے۔ مذہب سے دوری ہے۔ لیکن حقیقی امن پہلے بھی مذہب ہی نے قائم کیا ہے۔ اور آج بھی مذہب ہی قائم کر سکتا ہے۔ آج کے جلسہ کی اہم غرض یہی ہے کہ تمام اقوام میں ہم رنگی پیدا کی جائے۔ اور ایک ہندو کو معلوم ہو کہ رسول اللہ کا کیا مقام تھا اور مسلمان کو معلوم ہو کہ کرشن اور بدھ کا کیا مقام تھا۔

آپ کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر تقریر کی۔

آپ کے بعد سردار ترلوچن سنگھ صاحب سیکرٹری گوردوارہ سنگھ سبھا نے گورو نانک جی کی سیرت اور اتحاد مذاہب پر تقریر کی۔ اور ان کے بعد خاکسار کی تقریر حضرت کرشن علیہ السلام کی سیرت پر ہوئی۔ وقت کے مطابق خاکسار نے آپ کی سیرت و تعلیم کو بیان کیا۔ آپ کی تعلیم سے وحدانیت خدا سے تعلق۔ مساوات۔ دشمنوں کے ساتھ نیک سلوک پر گیتا کے شلوکوں سے روشنی ڈالی۔ نیز گوپیوں کے ساتھ اشنان اور مکھن چرانے کا فلسفہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے پیش کیا۔

مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل نے سیرت رسول پاک پر تقریر کی۔ اور آپ کی سیرت کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کئے۔

مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب نے اسلامی نقطۂ نگاہ سے نیشنل انٹگریشن پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اسلام نے کئی زاویہ ہائے نگاہ سے نیشنل انٹیگریشن کی اہمیت پر زور دیا۔ اور مسلمانوں نے اپنے زمانہ عروج میں اس پر عمل کر کے بتایا ہے۔ رات کے گیارہ بجے یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ایک ضروری نوٹ | پیشوایان مذاہب کے جلسوں کے انعقاد جماعت احمدیہ کی طرف سے اس لئے کیا جاتا ہے کہ بانیانِ مذاہب کی تعلیم کو سمجھا جائے اور ہندوؤں کو معلوم ہو کہ ہندو اوتاروں میں کیا روحانی تھے۔ لیکن عام طور پر ہم نے کئی جلسوں میں اس امر کو محسوس کیا کہ جب کسی دوست کو تقریر کے لئے بلایا جاتا ہے تو وہ اپنے مذہب کے پیشوا کی سیرت پر تقریر کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس میں بعض مبالغہ آمیز اور تاریخ کے خلاف باتیں بھی پیش کر جاتے ہیں۔ اس لئے لکھنؤ کے جلسے میں ہماری یہ کوشش رہی کہ ایک دوسرے مذاہب کے پیشواؤں کی صحیح سیرت کو بیان کیا جائے۔ مجھے یاد ہے کہ سنہ ۱۹۴۲ء میں لکھنؤ شہر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے اسی گنگا پرشاد میموریل ہال میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ ڈاکٹر وحید مرزا صدر تھے اور ڈاکٹر راد ھا بنرجی۔ ڈاکٹر اد۔ ایس۔ کے بنرجی۔ ڈاکٹر منجیت سنگھ نے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی لائف پر نہایت ہی سنجیدہ ہوئی تقاریر کی تھیں۔ موسمی تعطیلات کی وجہ سے یونیورسٹی بند تھی اسلئے ہم اس سال ایسے احباب لکھنؤ میں نہ مل سکے۔ بہر صورت پیشوایانِ مذاہب کے جلسے کا اصل مدعا یہی ہے کہ ایک دوسرے کے دلوں میں جملہ پیشوایانِ مذاہب کی محبت کو پیدا کیا جائے۔

کانفرنس کا دوسرا پبلک اجلاس

صوبائی کانفرنس کے زیر اہتمام ہمارا دوسرا اجلاس گنگا پرشاد میموریل ہال میں ۸ بجے شب حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم حافظ عبدالرحمٰن صاحب نے قرآن پاک کی تلاوت کی اور محمد عرفان عباسی نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا۔

مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت بائیبل سے بعض اہم پیشگوئیاں بیان کیں۔ مثلاً موسیٰ علیہ السلام کے بھائیوں میں سے آپ کا مثیل پیدا ہونا اور کسی موقع پر آنے والے پیغمبر کے ساتھ دس ہزار قدوسیوں کا ہمراہ ہونا وغیرہ وغیرہ اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو مدلل بیان کیا۔ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

عیسائیوں کے تہ بہ تہ مغالطوں اور مولانا دریابادی صاحب کے جوابات کی حقیقت

اور

آنحضرت صلے اللہ وآلہ وسلم کی مسیح ناصریؑ پر فضیلت

(۳)

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی

(۳) تیسری دلیل جو افضلیت مسیحؑ کے ثبوت میں مسیحیوں کی طرف سے پیش کی گئی ہے وہ ہے "ان کا آسمان پر خورد و نوش کے بغیر رہنا"۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ عام مسلمان ایک طرف انہیں جسم خاکی کے ساتھ زندہ مانتے ہیں تو دوسری طرف انہیں کھانے پینے اور دیگر حوائج بشریہ سے منزہ قرار دیتے ہیں۔ مسیحیوں نے اس سے دلیل پکڑی اور اسے "مسلمات اسلام" کا نام دے دیا۔ حالانکہ قرآن کریم میں اس کا قطعاً کوئی ذکر نہیں بلکہ برخلاف اس کے قرآن کریم نے تو تمام انبیاء کے بارہ میں فرمایا:۔

وما جعلناهم جسداً لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین۔ (انبیاء ع ۱)

ہم نے ان کو ایسے جسم نہیں بنایا جو کھانا نہ کھاتے ہوں اور ہمیشہ کے لئے یا غیر معمولی طور پر لمبا زمانہ زندہ رہ سکیں۔

اور ساتھ ہی قرآن کریم نے مسیحؑ کو نبیوں میں شامل فرمایا۔ اور ان کے بارہ میں بالصراحت فرمایا کہ

ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبله الرسل وامه صدیقة کانا یاکلان الطعام۔ (مائدہ ع آیت)

مسیح ابن مریم صرف ایک رسول تھے ان سے پہلے رسول بھی فوت ہو چکے ہیں اور ان کی ماں بڑی راستباز تھی وہ دونوں ماں بیٹا کھانا کھایا کرتے تھے۔

یعنی حضرت مسیحؑ بھی دیگر انبیاء و مرسلین کی طرح جب تک زندہ رہے وہ اور اُن کی والدہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔ البتہ جب وہ دیگر نبیوں کی طرح وفات پا گئے تو بے شک انہیں کھانے پینے کی احتیاج باقی نہ رہی لہٰذا انہیں نبیوں کے مقابلہ میں کسی طرح کی خصوصیت یا امتیاز حاصل نہ تھا کہ جس کی بناء پر انہیں خدا یا خدا کا بیٹا قرار دیا جائے!!

پس جس صورت میں کہ عامۃ المسلمین کا حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت مذکورہ بالا خیال قرآن کریم ہی سے ثابت نہ ہوا تو مسیحیوں کی پیش کردہ دلیل کی عمارت خود بخود منہدم ہو گئی۔ اور ظاہر ہے کہ بناء الفاسد علی الفاسد کا یہی حشر ہوا کرتا ہے۔

(۴) فضیلت مسیحؑ کی ایک دلیل یہ دی گئی ہے کہ وہ اب تک زندہ ہیں اور دوبارہ آئیں گے اس کے برعکس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں اور مٹی میں مل گئے ہیں"۔

مسیحیوں کی یہ دلیل بھی اوپر کی دلیلوں کی طرح بے بنیاد ہے اور قرآن کریم کی رو سے حضرت مسیح کے زندہ ہونے کا کوئی بھی محکم ثبوت پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے برعکس قرآن کریم نے بڑی وضاحت کے ساتھ حضرت مسیحؑ کی وفات کی خبر دی ہے۔ اور صاف فرمایا ہے:۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ افائن مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم (آل عمران ع ۱۵)

محمد صرف ایک رسول ہیں آپ سے پہلے بہت سے رسول فوت ہو چکے اس لئے اگر آپ بھی وفات پا جائیں یا قتل ہو جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جاؤ گے؟

گویا جس قدر نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل آئے تھے وہ سب فوت ہو چکے ہیں۔ مسیح علیہ السلام بھی ان میں شامل ہیں لہٰذا وہ خدا یا خدا کا بیٹا نہیں ہو سکتے۔ مرنا نبیوں کے لئے خدا نے لازم رکھا تھا سو ان پر موت وارد ہو گئی کوئی بھی موت سے بچ نہ سکا اور آنحضرت صلعم کے لئے بھی موت لازمی ہے نبیوں میں سے جو آپ سے قبل آئے سب موت کا شکار ہو چکے ہیں۔ پھر مسیح علیہ السلام اس موت سے کسی طرح بچ سکتے تھے

لہٰذا ان کی زندگی کا خیال خلاف واقعہ اور ان کی دوبارہ آمد محال ہے۔ پس اس بارہ میں مسیح کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی امتیاز حاصل نہیں۔ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعد میں وفات پا کر زمین میں دفن ہو گئے اسی طرح مسیح بھی آپ سے قبل وفات پا کر کشمیر سری نگر محلہ خانیار میں مدفون ہیں۔ ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی تھی۔ اور اب تک وہاں ان کی قبر موجود ہے جو یوز آسف کی قبر کے نام سے مشہور ہے۔ قرآن کریم نے اس واقعہ کی طرف وآوینهما الی ربوة ذات قرار ومعین میں اشارہ فرمایا تھا اور تاریخ اس امر پر شاہد ناطق ہے کہ صلیبی واقعہ کے بعد حضرت مسیحؑ ہجرت کر کے کشمیر میں آ گئے تھے اور یہاں ہی زندگی کے باقی دن پورے کئے تھے۔ اور بعد وفات یہیں دفن ہوئے تھے

(۵) پانچویں دلیل مسیح کی فضیلت کی یہ بیان کی گئی ہے کہ مسیح کو دجالی فتنہ کے ازالہ کے لئے بھیجا جائے گا۔ وہ آ کر امت محمدیہ کی بھی اصلاح کرے گا۔ لیکن جیسا کہ متعدد بار اس امر کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ مسیح ناصری کی وفات قطعی طور پر قرآن کریم و احادیث سے ثابت ہے۔ لہٰذا ناممکن ہے کہ حضرت مسیح ناصری خود آئیں۔ اس کے برعکس قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے ثابت ہے کہ آنے والا اسی امت کا ایک فرد ہے۔ اور اس کا آنا دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا آنا ہے۔ کیونکہ وہ آپ کا مثیل ہے اور آپ کی اتباع میں آپ ہی کے کام کی تجدید و اعلاء اور ترقی کے لئے آئے گا۔

چنانچہ آنے والے نے بھی آ کر یہی بتایا ہے کہ میں جہاں مثیل مسیحؑ ہوں وہاں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی مثیل ہوں۔ اور آپ کے امتی اور خادم کی حیثیت سے آیا ہوں۔ عیسیٰ مسیح کس جگہ قدم دھرنے کی گنجائش نہیں۔ عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم۔

اور یہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے باعث ہزار افتخار ہے کہ آپ کے شاگردوں میں سے ایک وہ بھی ہے جو مسیح ناصریؑ کا مثیل اور اس سے افضل بھی ہے اور اسے وہ درجہ اور مقام و مرتبہ صرف اور صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں ملا ہے۔ اس طرح اس خدمت جلیلہ اور منصب عظیم کے لئے آپ کے ایک شاگرد کو کھڑا کر کے آپ کی شان و بلند مقام و فضیلت اور خصوصیت کو ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ مقام مسیحؑ تو کیا کسی اور نبی کو بھی عطا نہیں کیا گیا۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آنے والے مسیح کے متعلق احادیث میں خبر دی گئی ہے کہ وہ کسر صلیب کرے گا اور ظاہر ہے کہ کسر صلیب کا کام تو وہی کر سکتا ہے جو صلیب کا مخالف ہو نہ کہ صلیب کا تابع نیز دجال سے مراد نصاریٰ ہی کا گروہ ہے۔ پس عیسائیت کو وہی شکست دے کر اسلام کو غالب کر سکتا ہے جو اسلام ہی میں اعلیٰ درجہ کا خادم ہو نہ کہ جسے اسلام سے قبل ہی وفات نے آ لیا ہو۔

پس اس سے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی افضلیت و برتری ا[illegible] روز روشن کی طرح ثابت ہوتی ہے نہ کہ مسیح ناصری کی۔ قرآن کریم نے اس امر کو بھی خود ہی بیان کیا ہے کہ آنے والا باہر سے نہیں آئے گا بلکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہوگا۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ ویتلوه شاهد منه (ہود ع ۲) کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و افضلیت کو ظاہر کرنے کے لئے آپ کے بعد ایک ایسا مصدق و شاہد آئے گا۔ جو آپ کی ہی امت میں سے اور آپ کا ہی شاگرد ہوگا نہ کہ آپ سے الگ کوئی ایسا وجود جو آپ سے پہلے گذر چکا ہے۔ پس مسیح کی دوبارہ فرضی آمد کو ان کی وجہ فضیلت قرار دینا قرآن کریم اور عقل و نقل کے صریح خلاف ہے۔ پس بگڑے ہوئے مسلمانوں کے فرسودہ خیالات کو قرآن کریم کی طرف منسوب کرنے سے مسیحیوں کو کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ [illegible] ان کا مدعا ثابت ہو سکتا ہے

اس موقعہ پر اگر مولانا دریابادی صاحب اس طرف ذرا توجہ فرمائیں تو یہ بات ان پر واضح ہو سکتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیروؤں اور شاگردوں میں سے ایک مثیل مسیح آنے والا ہے جو دجال کا استیصال کرے گا جس سے مراد اہل نصرانیت و مسیحیت ہیں۔ اسی طرح وہ آخری زمانہ کے فتنوں کا قلع قمع کرے گا اور امت محمدیہ کو دوبارہ [illegible]

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک اہم ارشاد

جماعت کے تمام موصیوں کے لئے ایک عظیم الشان لائحہ عمل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک اہم خطبہ بدر کے اسی شمارے میں شائع ہو رہا ہے۔ یہ خطبہ اپنی اہمیت کے لحاظ سے جماعت کی تاریخ میں ایک زبردست روحانی موڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔ صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ تمام موصی احباب خواتین کی ایک مجلس منعقد کر کے حضور کا یہ خطبہ سنائیں اور اس پر پوری طرح عمل کرنے کی تلقین کریں۔ اور پھر اس امر کی نگرانی کریں کہ آیا حضور کے ارشاد پر کماحقہ عمل ہو رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس اہم امر کی طرف جماعت کی توجہ مبذول کر کے ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ کیونکہ ہماری جماعت کی غرض و غایت ہی یہی ہے کہ ہم قرآنی تعلیمات کو دنیا میں پھیلائیں۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہماری جماعت کا ہر فرد خود قرآنی تعلیمات سے حتی الامکان آگاہ ہو۔

سیکرٹریان وصایا کے نئے انتخاب کے بارہ میں نظارت علیا کی طرف سے جو ہدایات پہنچیں اُن کے مطابق عمل کیا جائے۔ اور پھر جو سیکرٹریان وصایا منتخب ہوں۔ وہ اپنی مفصل رپورٹیں ہر ماہ نظارت ہذا کو بھجواتے رہیں۔ تاکہ قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھنے والوں کی تعداد اور کام کی رفتار کے بارہ میں علم ہوتا رہے اور حضور کی خدمت میں رپورٹ بھجوائی جاتی رہے۔

جب تک ایسی رپورٹوں کے لئے فارم نہیں چھپ جاتے سیکرٹریان وصایا اپنی رپورٹیں سادہ کاغذات پر مرتب کر کے بھجواتے رہیں۔ جس میں موصی احباب و خواتین کی الگ الگ تعداد درج ہو۔ اور ان میں سے قرآن کریم باترجمہ اور ناظرہ پڑھنے والوں کی الگ الگ درج ہو۔ اور ان کو پڑھانے کے لئے جو انتظام کیا گیا ہے اس کا بھی ذکر کیا جائے۔

خاکسار ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اسلام کو دیگر تمام ادیان پر غلبہ عطا کرے گا اور ساری دنیا کی ہدایت اور اسے راہ راست پر لانے کا باعث ہوگا۔ یہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا غیر معمولی سامان آنے والے مامور کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے پیدا کرنے والا تھا۔ اس کی طرف سے لاپرواہی اختیار نہیں کرنی چاہیئے۔ امتِ مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے مایوسی اور ناامیدی کے سمندر میں ڈوبنے کے لئے چھوڑ دینا چاہیئے۔ اس عقیدہ سے ذرہ بھر انکار کی گنجائش نہیں۔ یہ وہ سامان تھا جس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو دجال کے فتنہ پر غالب کرنا تھا۔ آنے والے نے یہ کام ونسر مق کماحقہٗ کر کے اسلام کی دھاک بٹھا دی۔ اور مسیحی عقائد پر کاری ضرب لگا کر دجال کے فتنے کو بے کار کر کے رکھ دیا ہے اب اس سے فائدہ اٹھانا ہمارا کام ہے

بے شک مولانا صاحب موصوف نے عام مسلمانوں کے ان فرضی اور بے بنیاد باطل عقائد سے الگ ہو کر اور ان کو غلط قرار دے کر مسیح کی آسمانی و مادی جسمانی زندگی کا انکار کر کے مسیحیوں کو جواب دیا ہے۔ اور یہ عیسائیوں کے رد کیلئے یہی صحیح راہ ہے کہ مسیحؑ کی وفات کو مدلل طور پر عیسائیوں کے سامنے رکھا جائے اور یہی وہ راہ ہے۔ جسے اول اول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آ کر پیش فرمایا۔ اور کامیابی حاصل کی۔ مگر مسلمانوں نے نا سمجھی سے نہ صرف اسے ٹال دیا بلکہ شدید مخالفت کرتے ہوئے آپ پر کفر کے فتوے لگا کر آپ کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا۔ مگر رفتہ رفتہ ان میں سے سمجھ دار اور سنجیدہ طبقہ نے بالآخر ان باتوں کا بطلان دیکھ کر ان کے خلاف آواز اٹھانا شروع کر دی۔ پس کسر صلیب کے لئے یہی ایک کاری حربہ ہے جس سے زیادہ سے زیادہ کام لینے اور اسے باقی تمام دفاعی امور پر مقدم کرنے کی ضرورت ہے۔ [illegible] لئے صرف منفی پہلو کافی نہیں۔ ضرورت ہے کہ اس کے مثبت پہلو کو مدلل پیش کر کے بار بار اس پر زور دیا جائے۔ اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اسلام کے غلبہ کے لئے قرآن کریم نے جو وعدہ کر رکھا ہے۔ اور احادیث میں اس کی تفصیل موجود ہے اسے سامنے لایا جائے۔

حیرت و استعجاب کا مقام ہے کہ یہ بات علامہ صاحب موصوف پر ابھی تک مخفی چلی آتی ہے۔ اور اس کی حقیقت ان پر ان پر کیوں نہیں کھلتی۔ اللہ تعالیٰ انہیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور وہ اس تک پہونچ جائیں۔ کہ یہی اسلام کے دوبارہ احیاء کا باعث ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ

بدء الاسلام غریبا
وسیعود غریبا۔

اگر ابتداء اسلام کی یہ غربت، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے دور ہوئی تو اس کی یہ دوسری غربت بھی ایک عظیم الشان نبی کا تقاضا کرتی ہے

اعلان نکاح

آج بتاریخ ۱۲ راگست۔ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ سرینگر میں اپنے بیٹے عزیز بشیر احمد صاحب مشتاق کا نکاح عزیزہ امۃ القیوم صاحبہ بنت ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب ساکن شوپیاں گاگرن بعوض مہر تین ہزار کا اعلان کیا۔ خاکسار نے خطبہ میں رسم و رواج کو ترک کرنے اور اسلامی اصول کو اپنانے اور تقویٰ کی راہوں پر چلنے اخلاص، محبت اور ہمدردی قول سدید پر کاربند رہنے کی تلقین کی۔

احباب کرام اور درویشان قادیان سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اس موقعہ پر خاکسار نے پانچ روپیہ برائے اخبار بدر اور پانچ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

خاکسار شیخ حمید اللہ مبلغ جماعت احمدیہ سرینگر $\frac{8}{68}$ ۱۲ ۔

درخواست دعا

خاکسار کی بڑی بچی امۃ القیوم نے امسال قادیان سے میٹرک کا امتحان پاس کر کے آگے تعلیم کے لئے سرینگر وومن کالج میں داخلہ لے لیا ہے۔ اس کی پڑھائی کے تمام اخراجات اس کے ماموں نے اپنے ذمہ لے کر قادیان آ کر لے گئے تھے۔ اور خود اس وقت بوڈا پسٹ مزید ٹریننگ کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔

احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ بچی کو نیک اور خادم سلسلہ ہونے اور کامیاب ہونے کی دعا فرمائی جائے نیز اس کے ماموں کے لئے بھی۔

خاکسار۔
حکیم محمد سعید آف کشمیر
مقیم قادیان

اضافہ حصہ آمد

مکرم چوہدری سعید احمد صاحب نائب ناظر بیت المال قادیان موصی نمبر ۴۲۳۴ اجو پہلے ہی خدا کے فضل سے ۱/۶ کے حساب سے حصہ آمد ادا کرتے ہیں اب انہوں نے اس میں اضافہ کر کے ۱/۵ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

ہندوستان کے تاریخی شہر بیجاپور میں تبلیغی وفد کا دورہ

از مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ شیموگہ

بیجاپور کے دورہ کی پہلی تحریک

جن دنوں خاکسار بمبئی میں فریضۂ تبلیغ پر مقرر تھا ان ایام میں علاقہ مہاراشٹر کے دورہ کا کئی مرتبہ اتفاق ہوا۔ علاقہ مہاراشٹر کے بعض پرانے احمدیوں سے خاکسار نے کئی بار یہ روایت زبانی سنی کہ اس علاقہ میں کثرت سے درگاہ ہاشم پیر رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشینوں کے مرید پائے جاتے ہیں اس علاقہ کے ملاؤں نے ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں فتوےٰ تکفیر تیار کر کے سجادہ نشین درگاہ ہاشم پیر سے اس پر دستخط حاصل کرنے چاہے۔ مگر سجادہ نشین نے وہ فتویٰ پھینک دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعریف کی خاکسار کے دل میں بسلسلہ تبلیغ یہ خیال پیدا ہوا کہ اس نیک سیرت سجادہ نشین کا پتہ چلایا جائے۔ چنانچہ یہ تقریب غالباً ۱۹۵۱ یا ۱۹۵۲ء میں پیدا ہوئی۔ خاکسار کے ساتھ ایک اور احمدی دوست بھی تھے ہم نے اس درگاہ کے سجادہ نشین کا پتہ چلایا۔ اس وقت مصطفےٰ الحسینی صاحب اور مرتضےٰ الحسینی دو سجادے سے مشہور تھے۔ ان میں سے ایک سے ملاقات کے لئے ہم ان کی جائے رہائش پر پہنچے۔ پتہ چلا کہ موصوف مجلس سماع میں اپنے حلقہ کے مریدوں میں مصروف ہیں اور یہ کہ اس مجلس کے اختتام پر ہی ملاقات ہو سکتی ہے۔ مگر ہمارا قیام مختصر تھا۔ اس لئے خاکسار نے ایک چٹھی موصوف کو مجلس سماع میں پہنچائی۔ کہ حضرت مسیح موعود مہدی آخر زمان کا ایک ادنیٰ غلام آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ موصوف اسی حالت میں بلا توقف باہر تشریف لائے اور بڑے احترام سے ملے۔ خاکسار نے دورانِ گفتگو میں مندرجہ بالا روایت کے بارہ میں دریافت کیا۔ مگر موصوف کو اس بارہ میں صحیح علم نہ تھا پھر ہم نے موصوف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے بارہ میں دریافت کیا کہ کیا آپ کو حضور کے دعویٰ کا اچھی طرح علم ہے اور کیا آپ نے حضور کی کتب کا مطالعہ کیا ہے؟ موصوف نے جواب دیا کہ میں صرف حضور کی نیک شہرت سے واقف ہوں حضور کی کتب کے مطالعہ سے ابتک محروم ہوں۔ موصوف نے کتب بھجوانے کی تاکید کی جو بمبئی پہنچ کر خاکسار نے بھجوائیں۔ اب تو موصوف اور ان کے بھائی دونوں رحلت فرما چکے ہیں۔ ان کے عزیزان سے پتہ چلا ہے کہ خاکسار کی ارسال کردہ کتب خاندان کے کئی افراد کے مطالعہ میں آ چکی ہیں۔ اس وقت انجمن اسلام کے ممبران وغیرہ سے بھی ملاقات کی گئی تھی اور سب کو جماعت کا ابتدائی تعارف کرایا گیا تھا

خاکسار کا وجدان ہے کہ اس خاندان کے بزرگوں کی نیکی بارگاہ رب العزت میں قبولیت پا چکی ہے اور یہی اس خاندان کا چشم چراغ ایک معزز فرد مکرم حضرت اللہ پاشا صاحب ایم۔ ایس۔ سی ابن صاحب حسین صاحب نہ صرف یہ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کا شرف حاصل کر چکے ہیں بلکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان کے ہمزلف بن کر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریبی عزیز بن چکے ہیں۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بیجاپور کے تبلیغی دورہ کی دوسری تحریک

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان ہاور ازاں بعد حضرت قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے ارشادات کے پیش نظر بیجاپور جا کر پیغام حق پہنچانے کا عرصہ سے اشتیاق تھا۔ چنانچہ تین سال پیشتر خاکسار تنہا تبلیغی دورہ کے لئے بیجاپور پہنچا۔ ابھی کام شروع ہی کیا تھا کہ یادگیر سے ٹرنک کال کی بنا پر مجھے اس کام کو ناتمام چھوڑ کر یادگیر جانا پڑا۔ گذشتہ سال بھی پروگرام بنا مگر اس میں روک پیدا ہو گئی اور طے پایا کہ اس سال ضرور اس دورہ کے لئے پروگرام بنایا جائے۔ چنانچہ خاکسار کے چند احباب بھی اپنے اپنے اخراجات پر اس تبلیغی دورہ میں شرکت کے لئے تیار ہو گئے اور طے پایا کہ جولائی میں یہ پروگرام رکھا جائے

دورہ کیلئے اپنے نام پیش کرنے والے احباب

(۱) مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ یادگیر (۲) مکرم قاضی سید امیر الدین صاحب بی۔ اے ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر دھاروار (۳) مکرم حاجی جمال الدین صاحب آف ساگر (۴) مکرم عبدالغنی صاحب آف بلگام (۵) مکرم بہادر خان صاحب آف بیجاپور حال مقیم یادگیر (۶) مکرم محمد عثمان صاحب تاجر سرب (۷) مکرم امام عبدالرحمن صاحب تاجر سرب (۸) مکرم جمال المقتدر صاحب آف بلگام۔ ان میں سے بعض کو تار موصول نہ ہو سکے۔ سب سے پہلے خاکسار اور مولوی فیض احمد صاحب ۲۷/۷/۶۶ کو بیجاپور پہنچے۔ ہم نے جاتے ہی کام شروع کر دیا۔ اگلے روز مکرم عثمان صاحب اور حاجی جلال الدین صاحب بھی آ پہنچے۔ مکرم قاضی صاحب کو تار دیا گیا۔ موصوف روانگی سے دو دن پیشتر پہنچے اور پروگرام میں شریک رہے۔

دورہ میں روکیں اور احباب کا استقلال

پروگرام طے ہونے کے بعد تقریباً سب دوستوں کے سامنے الگ الگ نوعیت کی تشویشناک روکیں حائل ہو گئیں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے شرکت کرنے والے احباب کو ثابت قدمی عطا فرمائی۔ اور عزم تبلیغ کی برکت سے ہر شخص کی پریشانی کو مولیٰ کریم نے اپنے فضل و کرم سے دور فرما کر ہر ایک کے دل پر سکینت نازل فرمائی۔ اور دلجمعی سے اس کارِ خیر کو بجا لانے کی طاقت ہمت اور توفیق بخشی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پروگرام میں کچھ تبدیلی اور اس کا اثر

پروگرام تو یہ طے پایا تھا کہ پہلے دو دوستوں کا انتخاب کر کے انہیں رہائش و خورد و نوش کے لئے بھجوایا جائے گا۔ اور وہ وفد کا ایک دفعہ سے شہر و اطراف کے سروے کا کام لیا جائیگا اور ایک وفد کے سپرد انفرادی ملاقاتوں اور انفرادی تبلیغ کا کام کیا اس کام کو شروع کرنے والا انعقاد سے کافی سفر پیش آ گئے۔ اور اس کام کو کچھ دنوں تک کے لئے پیچھے کرنا پڑا۔ اس تبدیلی کے باعث سب کے سب دوست بیجاپور حاضر نہ ہو سکے البتہ پانچ افراد کے یکے بعد دیگرے پہنچ جانے کی وجہ سے بفضلہ شروع سے اخیر تک تبلیغی کام بخوبی جاری رہا۔

تبلیغی کام کا آغاز

خاکسار نے یادگیر سے سب دوستوں کو بذریعہ تار مطلع کیا کہ فلاں پتہ پر سب پہنچ جائیں اور سب سے پہلے خاکسار اور مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ یادگیر ۲۷/۷/۶۶ کو بذریعہ بس بیجاپور پہنچے اور جاتے ہی مکرم صاحب حسین صاحب سے ملے جن سے ملنے کی ہمیں مندرجہ بالا بزرگوں کی طرف سے ہدایات ملی تھیں۔ خاکسار تین سال پیشتر بھی ان سے ملا تھا نیز ان کے خاندان کے دیگر افراد سے بھی سب سے مختصر تبادلہ خیالات کے اجمالی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پاکیزہ لٹریچر مطالعہ کے لئے ان کے پاس چھوڑ گیا تھا۔ چنانچہ اس مرتبہ بھی تبلیغ کا نقطۂ مرکز وہی خاندان رہا۔ اس خاندان کے افراد میں مکرم صاحب حسین صاحب کے علاوہ ان کے بھانجے محی القادر صاحب قادری اور ان کے فرزند اقبال پاشا صاحب سے بھی بار بار ملنے اور پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔ یہ تینوں حضرات سلسلہ کی تعلیم سے کافی متاثر ہیں بلکہ وفات مسیح کے تو کھلے طور پر قائل ہیں۔ البتہ نبوت کے مسئلہ کے بارہ میں ابھی کچھ تردد ہے۔ ان سب نے بار بار لٹریچر کے مطالعہ کا اشتیاق ظاہر کیا تھا۔ بعض کو تو لٹریچر پاس چھوڑ دیا گیا اور باقیوں کو بھجوانے کا وعدہ کیا۔

انفرادی ملاقاتوں اور انفرادی تبلیغ کے مواقع

ہم نے اپنی جماعت کے اپنے احباب سے جو بیجاپور یا اطراف کے ساکنین ہیں بہت سے احباب کے پتہ جات حاصل کئے ہوئے تھے۔ چنانچہ بیجاپور پہنچ کر سب کے ٹھکانوں کا علم حاصل کیا۔ پہلے روز یہ کام خاکسار اور مکرم مولوی فیض احمد صاحب نے شروع کیا۔ دوسرے دن مکرم محمد عثمان صاحب آف سرب اور مکرم حاجی جمال الدین صاحب آف ساگر بھی آ پہنچے۔ مکرم حاجی صاحب چونکہ ضلع بیجاپور کے رہنے والے ہیں ان کی موجودگی سے ہمیں لوگوں کے تلاش کرنے میں بڑی مدد ملی

چنانچہ جن افراد سے ملاقاتوں کا موقعہ ملا ان میں سے اکثر کو پیغام احمدیت بھی پہنچایا گیا اور ہمارے پیغام سے دلچسپی لینے والے حضرات کو ان کی طبیعت کے رجحانات کے مطابق مطالعہ کے لئے لٹریچر دیا گیا۔ ان حضرات کے اسماء درج ذیل ہیں:

(۱) صاحب حسین صاحب (۲) محی القادر صاحب قادری (۳) اقبال پاشا صاحب بی۔ اے مینیجر (۴) سید الحسن صاحب بی۔ اے ایل ایل بی (۵) حبیب الدین صاحب بخشی (۶) ایس ایس انعامدار صاحب ایم۔ اے مینیجر بار۔ (۷) تحصیلدار صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر (۸) پیر قادر صاحب جاگیردار (۹) ایم اے پیرزادے صاحب چیئرمین رتنف پور (۱۰) ایم ایس مردے صاحب وکیل (۱۱) سجادہ نشین صاحب درگاہ پنج محل (۱۲) ڈاکٹر محمد حسن علی صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس میڈیکل پریکٹیشنر (۱۳) عبدالحق صاحب ... شب رہبر اردو (۱۴) انوار حسین صاحب شاعر انگہہ نی (۱۵) محمد عمام ...

فاروقی مالک دلکشا ریسٹورنٹ (۱۷) مولوی عبد الرحمٰن صاحب چٹ اہل قرآن (۱۸) محمد اسمٰعیل صاحب سکندر ان کے برادران بچا اور نسبتی بھائی اور بمبئی کے قریب دوست واحباب (۱۸) مولوی مولا بخش صاحب اہل حدیث (۱۹) شیخ صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر تعلیمات۔

تبلیغ بذریعہ تحریر

مکرم مولوی فیض احمد صاحب جو پتہ جات اپنے ساتھ لائے تھے۔ ان میں سے ایک مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ذو مبائع کا بھی پتہ تھا۔ چنانچہ موصوف نے تلاش کرتے کرتے انہیں ڈھونڈ نکالا۔ اس نوجوان نے ۱۹۵۹ء میں پہلے بیعت کی تھی۔ اور پھر جماعت سے رابطہ پیدا کرنے کے سلسلہ میں مارے مارے بمبئی تک پہنچے۔ اور قادیان جاکر دینی تعلیم حاصل کرنے کی تڑپ تھی۔ بالآخر بہت سی مشکلات برداشت کرنے کے بعد بیجاپور واپس آنے پر مجبور ہوئے۔ وہاں تنہائی کی زندگی سے طبیعت میں وحشت پیدا ہوئی اور بارگاہ رب العزت میں آہ و بکا شروع کی۔ چنانچہ ان کا وجدان تھا کہ خدا تعالیٰ اس تبلیغی وفد کو ان سے ملانے کے لئے لایا ہے۔ موصوف نے سب سے پہلے ہمیں اپنے گھر پر نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے مدعو کیا۔ اور اس طرح ہمارے لئے تبلیغ کا موقعہ بہم پہنچایا۔ بیجاپور میں پہلی نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت عاجز کو حاصل ہوئی۔ نماز جمعہ میں ان کے گھر کے افراد اور دوست احباب حاضر ہوئے سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت اور آپ کے ذریعہ آخرین منہم کی پیشگوئی کے مطابق صادقین کی جماعت کے قیام کا علم کرایا گیا۔ موصوف نے بعد نماز عشاء اپنے مکان پر اس شام کو منتخب رشتہ داروں اور احباب کو مدعو کر کے ہمارے لئے ایک تبلیغی موقعہ فراہم کیا۔ اس میں خاص طور پر اپنے ایک استاد مولوی مولا بخش صاحب کو بھی مدعو کیا۔ چنانچہ اس تقریب میں خاکسار نے مسیح اور مہدی کے ظہور کے تعلق میں قرآن و حدیث سے پیشگوئیوں کو بیان کیا اور بتایا کہ یہ وجود بفضلہ ظاہر ہو کر اپنے پیچھے اپنی یادگار وہ جماعت چھوڑ گئے ہیں۔ جو خلافت علیٰ منہاج النبوت کے مسلک پر اشاعت اسلام کے کام کو اکناف عالم کو پہنچانے میں مصروف عمل ہے۔ اور سورۃ والعصر سے استدلال کر کے سب حاضرین کو اس زمرہ میں شریک ہو کر خسارۂ دنیا و آخرت سے بچنے کی تلقین کی۔ اس تقریر کے بعد مولوی مولا بخش صاحب و دیگر حاضرین نے سوال و جواب کے طور پر استفسارات کا سلسلہ تقریباً ۱۰ بجے شب تک جاری رکھا۔ بفضلہ باقی سب تو مسکت جواب سے خاموش ہو جاتے تھے مگر مولا بخش صاحب مولوی آں باشد کہ چپ نہ شود۔ کا مصداق بننے اور حق کو چھپانے پر تلے ہوئے نظر آتے اس کے بعد کچھ مخالفانہ اور پھر معاندانہ روش بھی اختیار کی۔ موصوف سے گفتگو کے دوران میں بعض حوالہ جات طلب کئے گئے لیکن موصوف کو ہمارے سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ البتہ اکے دکے افراد کو پکڑ کر دھمکی سے پٹھان کی طرح کلمہ پڑھوانے کی کوشش کرتے رہے۔

اس کے بعد مکرم اسمٰعیل صاحب سکندر ہر طرح ہمارے ساتھ تعاون کرتے رہے اور اپنے احباب کے ساتھ ہر روز کئی مرتبہ ہمارے پاس آتے اور زیادہ سے زیادہ وقت مسئلہ مسائل پوچھنے اپنی اور اپنے احباب کی تسلی کرانے میں کوشاں رہے۔ اور ہماری واپسی کے ایک دن پیشتر موصوف نے پھر اپنے مکان پر اپنے احباب کو مدعو کیا اور اس طرح تیسری مرتبہ ہمیں تقریر سے اجتماعی تبلیغ کا موقعہ بہم پہنچایا۔ ان کے ساتھ ان کی والدہ محترمہ بعض اور بھائیوں اور دوستوں نے بھی انشراح صدر اور بشاشت کے ساتھ تعاون کیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء اس تیسری نشست میں خاکسار نے پہلے وفات مسیح کے بارہ میں سیر حاصل تقریر کی پھر سورۃ تکویر سے قرآنی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بروقت بعثت ثابت کی۔ اس کے بعد دجال۔ یاجوج ماجوج وغیرہ کے بارہ میں حاضرین کے استفسارات کا قرآن و حدیث اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر کی روشنی میں تسلی بخش جواب دیا۔

جملہ افراد وفد کو تبلیغ کا پورا موقعہ ملا

خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی فیض احمد صاحب مکرم ایم محمد عثمان صاحب مکرم حاجی جمال الدین صاحب بھی اس سوال و جواب اور انفرادی تبلیغ کے دوران میں باری باری تبلیغ اور پیغام حق پہنچانے کا موقعہ پاتے رہے۔ آخری تاریخ مکرم قاضی امیر الدین صاحب بھی آخری دو دن ہمارے ساتھ برابر شریک رہے۔ ہمیں یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ ہماری جماعت کے احباب مکرم قاضی امیر الدین صاحب بی۔ اے مکرم محمد عثمان صاحب مکرم حاجی جمال الدین صاحب کی دینی معلومات سلجھی ہوئی ہیں۔ واللّٰھم زد فزد و بارک۔

اہل قرآن مولوی صاحب سے تبادلہ خیال

بیجاپور میں ۱۲۵ سالہ عمر مولوی عبد الرحمٰن صاحب چٹ ہے اور یوں عام طور پر چٹ مولوی صاحب کے نام سے مشہور ہیں۔ جو گویا اُس ماحول کے جگت اُستاد ہیں۔ جب موصوف کو ہمارے آنے کی اطلاع ملی تو موصوف نے ہم سے تبادلۂ خیال کے اشتیاق کا اظہار کیا۔ ہم تو ان سے خود ہی ملاقات کے متمنی تھے۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب سکندر نے اس نشست کا بھی اپنے ہی گھر پر انتظام کیا موصوف نے آتے ہی گستاخی کے لہجے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لے کر پوچھا بتاؤ کیا ثبوت ہے تمہارے پاس ان کی سچائی کا۔ مومن۔ کافر۔ منافق میں سے کس ذیل میں آتے ہیں۔

خاکسار نے ان کو اصولی رنگ میں بات کرنے پر آمادہ کر کے پہلے ان کے مسلمات اور عقائد دریافت کئے کیونکہ ہمیں یہ علم تھا کہ یہ قرآن کے علاوہ کسی سنت و حدیث کے قائل نہیں۔ اور نماز بھی خود ساختہ اور رائج کی ادا کرتے ہیں جس میں ایک ہی سجدہ ہوتا ہے اور لوگوں میں اس گمراہی کو پھیلانے میں شب و روز کوشاں رہتے ہیں۔ چنانچہ جب موصوف اپنے عقائد بتلا رہے تھے اسی ضمن میں خاکسار نے وحی کی تعریف دریافت کی۔ پہلے تو موصوف نے دل کے خیال کا نام وحی بتلایا جب جرح کی تو قرآن کریم کی چند بے جوڑ آیات اور ادھر اُدھر کی باتیں کر کے ہماری توجہ خراب کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ ہر چند ان کو متعلقہ باتوں کے جواب پر آمادہ کیا۔ مگر موصوف من چہ سرایم و طنبورہ من چہ سراید پر عامل رہے۔ پھر ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ کے پاس قرآن مجید کس ذریعہ سے پہنچا ہے۔ اور آپ کو کس طرح یقین ہے کہ یہ وہی قرآن ہے جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا۔ کہنے لگے۔ میرے پاس مطبع سے پہنچا ہے ہم نے پوچھا کیا جو کتاب بھی مطبع سے ملے وہ قرآن ہوگی؟ پھر ادھر اُدھر کی باتوں سے ہمیں سوال گندم جواب چنا دیتے رہے جب ان باتوں کا جواب نہ دے سکے اور ہم سے جواب کا مطالبہ کرنے لگے۔ ہم نے کہا آپ جب یہ تسلیم کریں گے کہ آپ کو جواب نہیں آتا تو ہم انشاء اللہ ضرور جواب دیں گے۔ مگر شکست تسلیم کرنے کو تیار نہ ہوئے۔ آخر غصے میں آگئے تو ہم نے ان کے پہلے سوال کا جواب اصولی رنگ میں دینے کے لئے ان سے پھر کہا کہ آپ کے نزدیک کسی مدعی کی صداقت کا قرآن مجید میں کیا معیار ہے۔ آپ نے کس معیار کے مطابق آنحضرت صلعم کو یا دیگر انبیاء علیہم السلام کو سچا مانا ہے۔ کوئی معیار بھی پیش نہ کر سکے ہمیں کہنے لگے آپ لوگ ضدی ہیں۔ سب حاضرین نے جو اکثر غیر احمدی تھے ان سے کہا یہ ضدی نہیں ہیں تو مناسب باتوں کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں یا تو آپ تسلیم کریں کہ آپ کو جواب نہیں آتا یا ادھر اُدھر کی باتوں سے وقت خراب نہ کریں۔ اور متعلقہ باتوں کا ٹھیک ٹھیک جواب دیں۔ یہ دیکھ کر موصوف مجلس سے اٹھ کر چلے گئے۔ اتنے میں میزبان مکرم محمد اسمٰعیل صاحب نے ان کو ٹھہرنے اور چائے وغیرہ نوش کر کے جانے کی درخواست کی۔ مگر موصوف یہ کہتے ہوئے فرار ہو گئے کہ یہ چائے حرام ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مگر ہیں مکذب ابست وایں حال۔ سارطفلان تمام خواہد شد۔ ہم نے بعض حاضرین کو ان سوالات کے جوابات سے مطمئن کیا۔

تبلیغی وفد کی دعوت چائے و دعوت طعام وغیرہ

مکرم صاحب حسین صاحب اور ان کے فرزند اقبال پاشا نے ہم سب کو اپنے ہاں دعوت طعام پر مدعو کیا۔ اس طرح مکرم اسمٰعیل صاحب سکندر نے اپنے ہاں ہم سب کو دعوت طعام پر مدعو کیا۔ فجزاہما اللہ احسن الجزاء۔ اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً ان سب نے نیز دیگر غیر احمدی معززین نے ہماری تقریباً ہر ملاقات پر چائے وغیرہ سے تواضع کی اور خندہ پیشانی سے ملاقات کا وقت دیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

تعلیمی درسگاہ کا معائنہ

انجمن اسلام کے زیر انتظام ۳۴ سال سے پہلے مثالی طور پر زنانہ و مردانہ دو ہائی سکول چلائے جا رہے ہیں۔ جن سے اس علاقہ میں مسلمانوں کی تعلیمی حالت بفضلہ دوسرے علاقوں سے نسبتاً بہتر ہے۔ ہمیں انجمن کے ممبران اور خاص طور پر ہیڈ ماسٹر صاحب کے توسط سے ان کے ان سکولوں کے معائنہ کا موقعہ ملا۔ مکرم مولوی فیض احمد صاحب نے سکول کی لائبریری کیلئے قرآن مجید اور اسلام کے اصول کی فلاسفی خاکسار کے توسط سے تحفہ دیا جو مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے شکریہ کیساتھ قبول کیں۔ بفضلہ اس طرح ہمیں انکو جماعت سے متعارف کرانیکا موقعہ میسر آیا۔

تاریخی مقامات کی سیر

مکرم سید اعسن صاحب بی۔ اے بی ایڈ اور مکرم اقبال پاشا صاحب بی۔ اے کی رہنمائی میں تاریخی مقامات کی چند گھنٹے سیر کی۔ جس سے شاندار ماضی کے مسلمانوں کی موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی حالت سے مقابلہ کرنے اور سبق حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔ مکرم اقبال پاشا صاحب بی۔ اے شروع سے اخیر تک ہمارے ساتھ رہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

تبلیغی معاونین کیلئے درخواست دعا

اس دورہ میں خاکسار اور مکرم مولوی فیض احمد صاحب کے ساتھ شریک ہونے والے جملہ احباب کیلئے خصوصیت

[illegible]

وصایا

نوٹ:۔ وصیتیں منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کسی وصیت کے بارہ میں کوئی اعتراض ہو تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز بہشتی مقبرہ کو دے۔

وصیت نمبر ۱۰۲۸۳۔ میں عائشہ بانو بیگم صاحبہ زوجہ خان صاحب مولوی فرزند علی قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن شنکر پور ڈاک خانہ بھدرک ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ رمئی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) زمین کی قیمت ۔/۳۵۰ روپے
(۲) زیور طلائی ½ تولہ ۔/۸۵۰ ’’
(۳) سنگر مشین ایک عدد ۔/۵۰ ’’
(۴) اثاث البیت قیمت ۔/۱۰۰ ’’
میزان کل ۔/۱۲۵۰ روپے

جملہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ قیمت تیرہ سو پچاس ۱۳۵۰ روپے بنتا ہے جس کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی جائداد یا ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد علاوہ مندرجہ بالا جائیداد کے اور جائداد اور کچھ ثابت ہو تو اس کے ⅒ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ واضح ہو کہ میں اپنے خاوند سے مہر وصول کر چکی ہوں۔ الامۃ عائشہ بانو بیگم

گواہ شد نور محمد احمدی خاوند موصیہ ۔ گواہ شد سید محمد زکریا صاحب احمدی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ بھدرک

وصیت نمبر ۱۳۶۴۶۔ میں رشیدہ خاتون زوجہ مولوی سمیع اللہ صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بمبئی ڈاک خانہ خاص بمبئی صوبہ بمبئی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶؍۱۱؍۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری آمد کوئی نہیں ہے۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

حق مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ شوہر واجب الادا ہے۔ زیور ایک رنگ طلائی وزنی قریباً پون تولہ قیمت ۔/۱۰۰ روپیہ۔ میں اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ بھی میری جو جائداد ہوگی اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ رشیدہ خاتون موصیہ

گواہ شد مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی شوہر موصیہ ۶؍۱۱؍۶۶
گواہ شد چودھری فیض احمد صاحب گجراتی سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان نزیل بمبئی ۶؍۱۱؍۶۶

وصیت نمبر ۱۳۶۴۲۔ میں سعیدہ بیگم زوجہ مرزا محمود احمد صاحب درویش قوم علوی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶؍۵؍۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ میری منقولہ جائداد مبلغ اٹھارہ صد ۱۸۰۰ روپیہ نقد ہے۔ جو کہ بہنوئی کے پاس بطور امانت ہے۔ اور مبلغ گیارہ سو روپیہ حق مہر میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ زیور طلائی دو تولے ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً آٹھ صد روپیہ ہے۔ میں اپنی اس تمام جائداد کے ⅒ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ہوگا اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

مجھے اس وقت مبلغ ۔/۲۰ روپیہ ماہوار آمد ہو رہی ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ سعیدہ بیگم موصیہ

گواہ شد بشیر احمد خادم ولد میاں اللہ بخش صاحب۔ گواہ شد مرزا محمود احمد درویش ولد مرزا محمد کریم بیگ شوہر موصیہ سکنہ قادیان درویش قادیان

وصیت نمبر ۱۳۶۴۴۔ میں خورشید عالم ولد اللہ دتہ گنائی قوم پیشہ تجارت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بمبئی ڈاک خانہ خاص ضلع بمبئی صوبہ بمبئی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶؍۶؍۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے:۔

ایک عدد ریڈیو سیٹ قیمت اندازاً ۔/۱۸۰ روپیہ۔ گھڑی قیمتی ۔/۱۸۰ روپے زنجیر سونا ½ تولہ مع ایک عدد انگوٹھی) پراویڈنٹ فنڈ قریباً آٹھ ہزار ۸۰۰۰ روپیہ۔ نقد ۔/۹۰۰ روپیہ۔ زنجیر سونا قیمت ۔/۲۰۰ روپیہ ہے۔

میں بمبئی پورٹ ٹرسٹ میں بطور اسسٹنٹ لائٹ کیپر ملازم ہوں جس سے مجھے ۔/۶۸۰ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ لیکن اس وقت میری ملازمت کے سلسلہ میں ایک کیس چل رہا ہے اور عملاً میں اس وقت سروس پر نہیں ہوں۔ میں اپنی سروس پر بحال ہوتے ہی اطلاع دوں گا۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ جائداد و آمد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد خورشید عالم احمدی بقلم خود ۶۶؍۶؍۳۰

گواہ شد سمیع اللہ مبلغ بمبئی الحق بلڈنگ ۷ اکلب جیکب روڈ بمبئی ۔ ۸
گواہ شد چودھری فیض احمد گجراتی نائب ایڈیٹر بدر قادیان حال وارد بمبئی ۶۶؍۶؍۳۰

وصیت نمبر ۱۳۶۴۵۔ میں منصور احمد ولد مولوی فضل الرحمن صاحب قوم احمدی پیشہ ملازم عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ خاص ضلع گلبرگہ میسور سٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶؍۶؍۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اس وقت ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میسور سٹیٹ میں ملازم ہوں جس سے مجھے ماہوار ۔/۱۵۰ روپیہ تنخواہ ملتی ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد و جائداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد منصور احمد موصی۔

گواہ شد حکیم محمد دین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ شیموگہ میسور سٹیٹ
گواہ شد چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی نائب ایڈیٹر بدر قادیان نزیل شیموگہ ۶۶؍۶؍۴

فضل عمر فاؤنڈیشن کی بابرکت تحریک اور اس کی دوہری افادیت

از محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے جماعت کے سامنے پیش کی ہے ہمارے لئے دو گونا کشش رکھتی ہے اول تو یہ کہ اس کے ذریعہ اعلائے کلمہ اسلام کو مزید تقویت حاصل ہوگی اور اس مقصد کے لئے نئے ذرائع بروئے کار لائے جائیں گے اور اسلام کا غلبہ ہی جماعت کا اصل مقصد اور ہر احمدی کے دل کی مراد ہے دوسرے اس کے ذریعہ حضرت المصلح الموعودؓ کی یادگار قائم کی جائے گی اور ان کاموں کو انشاء اللہ بپایہ تکمیل پہنچایا جائے گا جو حضور رضی اللہ عنہ کو دل و جان سے عزیز تھے۔

میں سمجھتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ ہر احمدی جو اس تحریک کی اس دوہری افادیت کو سمجھے گا اس کا دل اسے خود مجبور کرے گا کہ وہ اپنی طاقت و استعداد سے بڑھ کر اور اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی ضروریات کو نظر انداز کر کے اور ہر قسم کی تکلیف اٹھا کر بھی پورے شوق اور پورے جوش اور پورے جذبہ سے اس تحریک میں حصہ لے گا کہ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باون سالہ دور خلافت میں جماعت پر جس قدر احسان کئے ہیں۔ ان کی یاد کے طور پر اگر جماعت باون لاکھ روپیہ بھی اکٹھا نہ کر سکے یہ بات ہماری محبت اور ہماری وفا پر حرف لانے والی ہوگی پس خاکسار تمام احباب جماعت کی خدمت میں اس تحریک میں اپنی استعداد سے بڑھ کر حصہ لینے کی پر زور اور درد مندانہ اپیل کرتے ہوئے حضور رضی اللہ عنہ ہی کے الفاظ میں التماس یہ کرتا ہے کہ:۔

پیار و آموختۂ درس وفا خام نہ ہو۔

خاکسار ناچیز خادم سلسلہ احمدیہ مرزا رفیع احمد

ضروری اعلان

احباب جماعتہائے احمدیہ کیرالا کی آگاہی کے لئے

نیول مکارٹ کے بعض فتنہ پرداز اور انتشار پسند عنصر کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی گئی ہے۔ مسٹی عبدالرحیم آف پینگاڈی کے متعلق بھی نظارت کو اطلاع ملی تھی کہ وہ مخرجین کے ساتھ میل ملاپ رکھتے ہیں۔ چنانچہ نظارت کی سفارش پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسٹی عبدالرحیم صاحب آف پینگاڈی کو اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی ہے۔

اسی طرح مسٹی عبدالرحیم صاحب آف پینگاڈی نے بعض دوسرے افراد کے دستخطوں کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک چٹھی اس رنگ میں تحریر کی ہے جس سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور مرکز پر یہ اثر ڈالنا چاہتے ہیں کہ مخرجین کی سزا کی وجہ سے جماعت کیرالا دو حصوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔ اور مزید انتشار کا خطرہ ہے۔ اور ان کا اس قسم کی چٹھی لکھنے کا یہ مقصد ہے کہ خلیفۂ وقت اور مرکز کو مرعوب کیا جاسکے۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نظارت امور عامہ کی وضاحتی رپورٹ پیش ہونے پر حسب ذیل ارشاد فرمایا ہے

"ان کو لکھ دیا جائے کہ ہمارے ساتھ خدا تعالیٰ کی بشارتیں ہیں آپ ان لوگوں کو سمجھائیں۔ توبہ کریں۔ ورنہ خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آجائیں گے"!

نظارت ہذا احباب جماعت احمدیہ کیرالا اسٹیٹ تک حضور کا یہ پیغام پہنچا کر تاکید ہے کہ دوست استقامت کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ اور سب کے ایمان و اخلاص میں برکت ڈالے۔

اس کے ساتھ ساتھ نظارت ان دوستوں کو بھی تاکید کرتی ہے۔ جن کو ان کی غلطیوں کی وجہ سے اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا ملی ہے۔ کہ وہ اپنے پیارے امام کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے توبہ کریں۔ اور کوئی ایسا راستہ اختیار نہ کریں جس سے وہ خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آجائیں۔

سزا یافتہ افراد میں سے صرف چند ایسے لوگ ہیں جو اپنی ذاتی شہرت اور منفعت کے لئے بعض دوسرے سادہ لوح احمدیوں کو متاثر و مرعوب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پس اگر جماعت کے مخلص دوستوں نے صبر اور استقامت سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس نصیحت پر عمل کیا کہ

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

تو انشاء اللہ تعالیٰ جلد یہ فتنہ ختم ہو جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ جماعت کو اعلیٰ طور پر یہی اتفاق۔ اتحاد اور استحکام کی دولت مالا مال کرتے ہوئے بیرونی دشمنوں کو اس میں داخل کر کے روز افزوں ترقیات کے راہ کھول دیگا۔ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کے ساتھ ہو اور حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

رپورٹ لکھنؤ کانفرنس (بقیہ ص۶)

جماعت احمدیہ کے بارہ میں غلط فہمیوں کا ازالہ کیا اور بتایا کہ جماعت احمدیہ کا مذہب اسلام اور شریعت قرآن مجید ہے کلمہ لا الٰہ الا اللہ پر ہمارا ایمان ہے۔ اس بارہ میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد حوالہ جات پیش کئے اور بتایا کہ غیر احمدیوں سے ہمارا چند مسائل میں اختلاف ہے جن کا دارومدار قرآن مجید پر ہے چنانچہ ان اختلافی مسائل میں سے وفات مسیح اور ختم نبوت پر آپ نے سیر کن بحث کی۔

پروفیسر اختر اورینوی صاحب نے اسلام اور کمیونزم پر ایک مبسوط تقریر کی آپ نے اسلام کے اقتصادی نظام اور کمیونزم کے اقتصادی نظام کا مقابلہ کیا اور فرمایا کہ فیصلہ خود پبلک کر سکتی ہے کہ ان دونوں نظاموں میں سے کونسا اچھا اور بہتر ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد محمد عرفان صاحب عباسی نے حضرت مسیح موعودؑ کا کلام خوش الحانی سے سنایا۔

مکرم مولانا شمیم اللہ صاحب نے موجودہ زمانہ کے متعلق رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی پیشگوئیاں بیان کیں۔ دو عظیم الشان طاقتوں کے ابھرنے ان کا دنیا پر قبضہ کرنے اور ان کی مختلف ایجادات بالخصوص راکٹ۔ ایٹم بم۔ ہائیڈروجن بم کا ذکر کیا۔ اور ان ایجادات کے متعلق بتایا کہ ۱۴۰۰ سال قبل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اور قرآن مجید نے ان کی طرف بڑے واضح ارشادات دیئے ہیں اور آج حضرت مسیح موعودؑ اور مصلح موعودؓ نے قرآن مجید کی ان پیشگوئیوں کو ہمارے سامنے رکھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان وجودوں کا تعلق بھی اسی خدا سے تھا جس خدا نے ۱۴۰۰ سال قبل حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ امور بتائے تھے۔ اور یہ لوگ واقعی سچے اور خدا سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ رات کو ساڑھے گیارہ بجے دعا پر یہ اجلاس ختم ہوا۔

(باقی)

* مذکورہ بالا پروگرام قریباً ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔ آخر میں مکرم مولانا امینی صاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف سے مقررین حضرات و حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس جلسہ کے موقعہ پر ہال سے باہر جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ مختلف زبانوں کا لٹریچر برائے فروخت رکھا گیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ نے شوق سے اس لٹریچر کو خریدا۔ دعا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان متلاشیان حق کو راہ صواب دکھائے۔ آمین۔

جلسہ سیرت النبیؐ (بقیہ صفحہ اوّل)

مرشد کی تعلیم، احتکار سے اجتناب، لغاوت کی راہوں سے پرہیز وغیرہ۔ مکرم مولوی صاحب موصوف نے اقوام متحدہ کے منشور "حقوق انسانی" کا ذکر کیا کہ اس کی دفعات اسلامی تعلیمات سے ماخوذ ہیں۔ اس میں مساوات و اخوت کا ذکر ہے اور یہ اسلام کا ہی طرہ امتیاز ہے۔

مکرم مولوی امینی صاحب کے بعد جناب شریف احمد صاحب باٹی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد مکرم مشرق علی صاحب ایم اے (غیر احمدی) نے بنگلہ زبان میں تقریر فرمائی۔ موضوع تقریر Universal Prophethood (عالمگیر نبوت) تھا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی سیرت و تعلیم کے لحاظ سے تمام انبیاء کرام پر فوقیت رکھتے ہیں۔ جو تعلیم آپ نے پیش فرمائی ہے وہ عالمگیر نوعیت کا ہے اور بشریت کے تمام تقاضوں کو پورا کرتی ہے۔ حضرت رسول کریم صلعم نے ہر قوم و ملت کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی ہے۔ آپ اپنی پیشکردہ تعلیمات کی وجہ سے اقوام عالم کے ہادی ہیں۔ آپ کے بعد مکرم مظہر احمد صاحب باٹی نے خوش الحانی کے ساتھ کلام محمودؓ سے ایک نظم "محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے" پڑھی۔

بالآخر مکرم پروفیسر میر الاں چوہدری نے اردو میں تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ فرمایا کہ لوگ اسلام کو اسکی تعلیم سے اور اسکے قوانین سے جانچنے کی کوشش نہیں کرتے مگر حق تو یہ ہے کہ حضرت رسول کریم صلعم کا اسوۂ حسنہ ہی اصل اسلام ہے جس نے بھی آپ کے اسوۂ حسنہ کا مطالعہ کر لیا اس نے گویا اسلام کا مطالعہ کر لیا۔ تقریر کے دوران پروفیسر صاحب موصوف نے مولانا رومؒ اور حافظ شیرازیؒ کے اشعار بھی پڑھے۔ فاضل مقرر نے فرمایا کہ اسلام کی صحیح شبیہ آج صرف احمدی دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ مزید فرمایا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی جماعت احمدیہ اس زمانہ کے مصلح ہیں اور آپ نے اسلام کو پسندیدہ رنگ میں پیش کر کے انسانیت پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ **